نظریاتِ وہابیہ
کا
علمی محاسبہ
Iraq
Najd
Riyadh
Madina
East
Circle indicates the region of
مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا خالق کل جل جلالہ　　　　یا مالک کل ﷺ

اہل سنت......☆......اہل جنت

الزامات شرک و بدعت، نیت صوم، دعائے افطار، طعام سحری رکعات تراویح، اعتکاف النساء، صلوٰۃ تسبیح، مساجد میں چراغاں شبینہ، اجتماعی دعا، صدقہ فطر اور عید کارڈ کی بابت گمراہ کن

# نظریاتِ وہابیہ کا علمی محاسبہ

از قلم

فاضل محقق عالم مدقق مناظر اہل سنت

مولانا مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری مدظلہ العالی

.........میلسی پاکستان.........

**مسلم کتابوی، لاہور**

MUSLIMKITABEVI@GMAIL .COM
RAZA_MUNEER@YAHOO.COM

# اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ


نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ

ازقلم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری

تصحیح ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت مولانا مفتی سید اکبر الحق قادری رضوی

صفحات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 64

اشاعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ / جولائی ۲۰۱۰ء

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسلم کتابوی لاہور

قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 50 روپے

ملنے کا پتا

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

جامعہ رضویہ انوار القادریہ، علامہ اقبال روڈ میلسی (ملتان ڈویژن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ☆ الانتساب والاهداء ☆

راقم الحروف اپنی اس کاوش کو

تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند

مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی نوری علیہ الرحمہ

اور

تاجدار مسند تدریس، بحر العلوم مفتی اعظم پاکستان

مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری رضوی ہزاروی علیہ الرحمہ

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور/شیخوپورہ

کے اسمائے گرامی سے معنون و منتسب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے......... جن کی نسبت عظمیٰ میرے لئے سرمایہ افتخار اور ذریعہ نجات ہے......... جن کے یم سے نم پا کر میری علمی و روحانی تشنگی دور ہوئی اور قلب و جگر کو ورد تازہ ملا......... جن کے علمی و روحانی تصرف کی بدولت مجھے خدمت دین متین کی توفیق نصیب ہوئی۔

اور

ضیغم اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت رئیس التحریر

مولانا محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ

بانی و مہتمم جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلسی (پاکستان)

کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، جن کی محبت، شفقت، تربیت اور دعاؤں کے طفیل حصول علم، تعلیم و تعلم، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، تحقیق و تدقیق کا لافانی جذبہ صادقہ نصیب ہوا۔

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف......... گر قبول افتد زہے عز و شرف

امیدوار لطف و کرم

سردار احمد رضا مشرف القادری غفرلہ میلسی

# فہرست مضامین

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما　　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحن عباد محمد صلی اللہ علیہ وسلما

☆الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ☆

## ﴿سبب تالیف وآغاز سخن﴾

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار ☆ اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

☆..................ہے ابتداء ہماری ترقی انتہاء کے بعد..................☆

چند سالوں سے انگریز کے تیار کردہ اہلحدیث، غیر مقلدین وہابیہ ماہ رمضان میں خود ساختہ احکام ومسائل پر مشتمل میقات الصیام کیلنڈر شائع کر رہے ہیں جس میں مسلمانوں کو قرآن وحدیث کا نام لیکر قرآن وحدیث سے دور کرنے اور شدید غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے اور مغالطوں میں الجھانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور قرآن وحدیث کے مفاہیم ومطالب کو اپنے خود ساختہ افکار ونظریات کے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا گیا ہے جگہ جگہ لایعنی غلط بحث کرتے ہوئے شرک وبدعت کا رونا رو کر بات بات پر "حدیث سے ثابت نہیں" سنت سے ثابت نہیں، روایت صحیح نہیں" "من گھڑت ہیں" کی گردان کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔ دراصل یہ تقلید سے دوری اور اجتہاد وقیاس سے مستنبط احکام ومسائل سے لاتعلقی کا نتیجہ ہے حق یہ ہے کہ ائمہ مجتہدین کی تقلید اتباع وپیروی کے بغیر قرآن وحدیث سمجھنا گمراہی سے بچنا صراط مستقیم پر چلنا ناممکن ہے۔

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث وقرآں ☆ پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

ہم متلاشیان حق وانصاف کیلئے غیر مقلدین وہابیہ کے جملہ توہمات، شکوک وشبہات نظریات باطلہ، استدلالات فاسدہ کا نمبروار قرار واقعی شفاف فیصلہ کن تحقیقی تجزیہ وعلمی محاسبہ پیش کر رہے ہیں تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو جائے اور عوام الناس غلط فہمیوں اور مغالطوں سے مامون ومحفوظ رہ سکیں۔

؎ یا الٰہی بحدہ تو توفیقم......راہ بنما بسوئے تحقیقم

☆(فقیر رضوی گدائے احمد رضا مترف القادری غفرلہ میلسی)☆

# ☆ تاثرات عالیہ ☆

آبروئے اہل سنت پاسبان رضویت پیر طریقت رہبر شریعت

## حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مصطفوی مدظلہ العالی

﴿امیر جماعت اہل سنت پاکستان کراچی﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ..................... حضرت مولانا سردار احمد رضا مشرف القادری سلمہ کی تالیف "نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ" کو کہیں کہیں سے دیکھا، یہ دراصل اہل حدیث غیر مقلدین کی جانب سے شائع کردہ کیلنڈر بنام "میقات الصیام" کے مضامین کا علمی محاسبہ ہے جس میں مؤلف نے ثابت کیا ہے کہ غیر مقلدین اہل حدیث اور عمل بالحدیث کا دعوی کرتے ہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے بلکہ ان کے اعمال سنت سے متصادم ہیں، مؤلف نے غیر مقلدین کی کتابوں سے ان کے باطل عقائد و نظریات بھی نقل کر دیے ہیں تا کہ عوام الناس یہ جان جائیں کہ عمل بالحدیث کا نعرہ لگا کر لوگوں کو اپنے قریب بلانا دراصل عوام کو حدیث اور سنت سے دور کرنے کی سازش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ فاضل مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے بدعقیدہ جماعت کے چہرے سے نقاب ہٹا کر عقائد اہل سنت و جماعت کے تحفظ کی سعی فرمائی ہے۔ آمین

(سید شاہ تراب الحق قادری)

۲۷؍ جمادی الاخری ۱۴۳۱ھ

......۱۱؍ جون ۲۰۱۰ء......

## ☆ تاثرات عالیہ ☆

عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین جامع المعقول والمنقول

حضرت علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

﴿شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ﴾

حوالہ نمبر ________

تاریخ 12-06-2010

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

فاضل جلیل عزیز مکرم حضرت علامہ مولانا مفتی سردار احمد مشرف القادری فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور زید مجدہٗ نوجوان مذہبی سکالر، بہترین مدرس، بیباکانہ اسلوب رکھنے والے مبلغ، تجربہ کار مناظر، فصیح اللسان خطیب ومقرر ہونے کے ساتھ ساتھ بالغ نظر محقق ومصنف بھی ہیں۔ مناظرانہ گرفت اور مذہبی تصلب آپ کو اپنے عظیم والد پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ بانی جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلسی سے ورثہ میں ملا ہے۔

پیش نظر کتاب "نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ" حضرت موصوف کی تازہ تصنیف ہے جس میں آپ نے وہابیہ کی طرف سے شائع کردہ کیلنڈر "میقات الصیام" کے مندرجات کا بہ الفاظ کا بھرپور انداز میں محققانہ جواب دیا ہے اور خود وہابیہ کے اکابر کی اپنی تصنیفات سے ان کے گندے اور قرآن وحدیث کے مخالف چند عقائد ونظریات کی فہرست درج کرکے انہیں آئینہ بھی دکھایا ہے
اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کے قلم میں اور زیادہ زور پیدا فرمائے اور ان کی دینی وملی خدمات وفتوحات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

**حافظ محمد عبدالستار سعیدی**

شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

# ☆پیش لفظ☆

از۔ زینت مسند افتاء حضرت علامہ مفتی سید اکبر الحق شاہ قادری رضوی مدظلہ العالی

﴿بانی و مہتمم جامعہ نعمانیہ رضویہ کھوکھراپار ملیر کراچی﴾

☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم و اصحابہ و الحمۃ ملۃ اجمعین ☆

.....ارشاد باری تعالیٰ ہے یاایھاالذین امنو اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم (النساء ۵۹).....

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں، تفسیر کبیر وغیرہ میں اس کے تحت مذکور ہے کہ اصح قول یہ ہے کہ "اولی الامر" سے مراد علمائے حق ہیں کیونکہ حکمران وسلاطین بھی امور دینیہ میں ان کے تابع ہوتے ہیں، ملتقطا۔ کثیرا احادیث طیبہ و اقوال ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس پر شاہد ہیں کہ سلامتی ایمان کے لیے اور ایمان کے لیے ائمہ دین کی پیروی از حد ضروری ہے، جو ان سے علیحدہ ہوا جہنم اس کا مقدر ہوا، چودہ سو سال سے امت مسلمہ کا اس پر بلا تغیر اتفاق چلا آرہا ہے،

تاہم امت مسلمہ کے اندر انتشار و خلفشار پیدا کرنے کے لیے اہل اسلام کے روپ میں ایک گروہ پیدا ہوا جو وہابیہ کے نام سے مشہور ہوا اس نے اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات کو چھیڑنے کی ناکام کوششیں کیں ستون دین ائمہ کرام بلکہ حضور پاک ﷺ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کی شان میں گستاخیاں کی جس پر بروقت علمائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امت کو اس فتنہ ملعونہ سے آگاہ کیا اور امت مسلمہ کے ایمان کا بھرپور طریقے سے تحفظ کیا،

لیکن وہ گروہ کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ماضی قریب میں مجدد دین وملت امام المسلمین فی العرب والعجم الشیخ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکے فتنوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا خصوصا برصغیر کے مسلمانوں کو ان کے عقائد باطلہ سے متنبہ کیا جس کے سبب کروڑوں مسلمانوں کا ایمان نہ صرف محفوظ رہا بلکہ یہ مسلمان اپنے اکابرین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں، عصر حاضر میں یہ گروہ "اہل حدیث" کے نام سے جانا جاتا ہے (اگرچہ عمل عموما احادیث طیبہ کے سراسر خلاف ہے)

اس گروہ نے حسب سابق امت مسلمہ کو ایک بار پھر گمراہ کرنے کی کوششیں شروع کردیں کہ امت مسلمہ کے خالص دینی معاملات" روزے کی نیت، دعائے افطار، طعام سحری، رکعات تراویح، عورتوں کے اعتکاف، صلوٰۃ التسبیح، مساجد میں چراغاں، شبینہ وغیرہ" معمولات دینیہ کو شرک وبدعت جیسے بدترین الزامات کا رنگ

ودیگر بدترین ناپاک جسارت کا ارتکاب کیا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادات سے دور کرنا چاہا،

یقیناً قابل صد مبارک باد ہیں حضرت محترم فاضل جلیل علامہ مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری سلمہ الباری وزید مجدہ وعلمہ کہ جنھوں نے گرانقدر دلائل سے دندان شکن جوابات تحریر فرما کر دین اور امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا، دلائل وشواہد اس قدر جامع ومانع ہیں کہ چھوٹی سی عبارت بھی حوالہ سے خالی نہیں اور طریقہ استدلال ایسا کہ تصویر کے ہر دو رخ بالکل واضح اور صاف نظر آ رہے ہیں،

پھر ترجیحی پہلو کو اختیار کر کے اپنا سچا پکا مسلک سنی حنفی بریلوی ہونا ثابت کر دیا اور فی الواقع اس طرح کے قلم کار ہمارے یہاں اب چراغ لے کر ڈھونڈنے سے ہی ملتے ہیں، واضح رہے کہ ممدوح ومؤلف اس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جو علمی کی پہچان کہے جا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کے اس کار عظیم کو قبول فرمائے اور ان کے علم وعمل میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور انہیں ہر گام وہر مقام پر چار چاند عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

عبید الغوث والرضا

سید شاہ اکبر الحق قادری رضوی غفرلہ

..........۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۱ھ..........

..........۱۳ جون ۲۰۱۰ء..........

## ﴿وہابیہ کی احادیث تسمیہ وتحمید وتصلیہ سے لاعلمی و بے خبری﴾

معزز قارئین کرام! غیر مقلدین وہابیہ دعوای تو عمل بالحدیث کا کرتے ہیں لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ حدیث سمجھنا پھر اس پر عمل کرنا اصول حدیث جاننا ان کے بس کی بات نہیں یہی وجہ ہے کہ مرتب میقات الصیام نے متعدد احادیث اور اصول حدیث سے روگردانی کا ارتکاب کیا ہے جس کا نقد ثبوت ملاحظہ ہو" غیر مقلد میقات الصیام نے اپنے کیلنڈر کی ابتدا "شرک وبدعت" سے کر کے ابتداء بالتسمیۃ والتحمید والتصلیۃ کی متعدد احادیث سے لاعلمی و بے خبری اور جہالت کا ثبوت فراہم کر دیا اور اپنے نام نہاد اہل حدیث ہونے اور اپنے افکار ونظریات اور خود ساختہ احکام ومسائل کی اقطعیت واکثریت ،اجذمیت وغیر ذی بالیت پر خود ہی مہر ثبت کر دی حالانکہ متعدد مستند و معتبر کتب حدیث وتفسیر میں متعدد احادیث تسمیہ وتحمید وتصلیہ جلیل القدر محدثین ومفسرین نے نقل فرمائی ہیں چند حوالہ جات ملاحظہ کریں اور غیر مقلدین وہابیہ کی گوشمالی کریں۔

(1) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع.........(رواہ الرھاوی)

(2) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع.........(رواہ السیوطی)

(3) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بذکر اللہ و بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع.........(رواہ العینی)

(4) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو ابتر.........(رواہ الخطیب)

(5) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو ابتر.........(رواہ القاری)

(6) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ فھو ابتر.........(رواہ الآلوسی)

(7) کل امر لا یبدأ فیه بسم الله الرحمن الرحیم فلا یحصی ............ (رواه الخطیب)

(8) کل کلام لا یبدأ فیه بحمد الله فهو اجذم ............ (رواه ابو داؤد)

(9) کل کلام لا یبدأ فیه بحمد الله فهو اجذم ............ (رواه النسائی)

(10) کل کلام لا یبدأ فیه بحمد الله فهو اجذم ............ (رواه البیهقی)

(11) کل کلام لا یبدأ فیه بحمد الله فهو اجذم ............ (رواه الدارقطنی)

(12) کل امر ذی بال لم یبدأ فیه بالحمدلله فهو اقطع ............ (رواه ابن ماجه)

(13) کل امر ذی بال لم یبدأ فیه بالحمدلله فهو اقطع ............ (رواه ابن حبان)

(14) کل امر ذی بال لم یبدأ فیه بالحمدلله فهو اقطع ............ (رواه ابو عوانه)

(15) کل امر لا یفتح بذکر الله فهو ابتر ............ (رواه احمد)

(16) کل کلام لا یبدأ فیه بالصلوٰة علی فهو اقطع ............ (رواه ابو موسیٰ)

(17) کل امر ذی بال لم یبدأ فیه بذکر الله ثم بالصلوٰة علی فهو اقطع ممحوق من کل

برکۃ ............................(رواہ الرھاوی)

(18) کل امر ذی بال لایبدأفیہ بحمداللہ والصلوٰۃ علی فھوا قطع ابتر ممحوق من کل

برکۃ ............................(رواہ الدیلمی)

(19 من صلی علی فی کتاب لم تزل الملا ئکۃ تستغفر لہ مادام اسمی فی

الکتاب............................(رواہ البرھاوی)

(20) کل خطبۃ لیس فیھا تشھد فھی کالید الجذماء

............................(رواہ الترمذی)

☆ترجمہ خلاصہ حدیث نمبر 1 تا 16، ہر وہ ذی شان کام یا ہر وہ کلام جس کا آغاز ابتداء وافتتاح تسمیہ وتحمید وتصلیہ سے نہ کیا جائے تو وہ نا مکمل و نا تمام اور بے فائدہ و بے خیر و برکت ہوتا ہے۔

☆ترجمہ حدیث نمبر 17، 18، ہر وہ ذی شان کام جس کی ابتداء ذکر اللہ، حمد اللہ پھر مجھ پر درود بھیج کر نہ کی جائے تو وہ نا مکمل اور ہر خیر و برکت سے خالی ہوتا ہے۔

☆ترجمہ حدیث نمبر 19، جس نے مجھ پر کتاب میں درود بھیجا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں ہوگا۔

☆ترجمہ حدیث نمبر 20، ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مثل ہے۔

## ﴿علامہ عینی قدس سرہ کی ایمان افروز تحقیق انیق﴾

قال الامام بدرالدین العینی رحمہ اللہ تعالی" ان الواجب علی مصنف کتاب او مؤلف رسالۃ ثلاثۃ اشیاء وھی البسملۃ والحمدلۃ والصلوٰۃ.........اما البسملۃ والحمدلۃ فلان کتاب اللہ مفتوح بھما......... و اما الصلوٰۃ فلان ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرون بذکرہ تعالی ولقد قالوا فی قولہ تعالی(ورفعنالک ذکرک) معناہٗ ذکرت حیثما ذکرت و فی رسالۃ الشافعی رحمہ اللہ تعالی عن مجاھد فی تفسیر ھذہ الایۃ قال لاذکرا لاذکرت اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ وروی ذلک

مرفوعا عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الی جبریل علیہ السلام الی رب العالمین قالہ النووی فی (شرح مسلم)"۔
یعنی مصنف کتاب اور مولف رسالہ پر تین چیزیں واجب ہیں (۱) بسملہ (۲) حمدلہ (۳) صلوٰۃ تسمیہ وتحمید اس لئے کہ ان سے قرآن عظیم کا آغاز کیا گیا ہے، صلوٰۃ (وسلام) اس لئے کہ ذکر سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ذکر خدا تعالیٰ سے مقرون ہے اسی لئے مفسرین کرام فرمان خداوندی "ورفعنا لک ذکرک" کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں (اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا اور رسالہ شافعی میں ہے کہ حضرت امام
مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا میرا ذکر تیرے ذکر کے بغیر نہیں ہوگا، جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو وہ ان محمدا عبدہ ورسولہ بھی کہے گا، یہی معنی "رفع ذکر" مروی ہے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل امین تک ان سے رب العالمین تک۔..................(عمدۃ القاری ۱/۳۳)

## ﴿اہل سنت پر شرک وبدعت کا اتہام، اپنے ایمان واسلام سے بے خبری﴾

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے شرک و بدعت ایسے گناہ ہیں جن کی وجہ سے روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ (قرآن وحدیث)

**پہلی بات تو یہ ہے** کہ ہمیں بتایا جائے مذکورہ بالا ترجمہ قرآن عظیم کی کس آیت یا کس حدیث کا ہے؟۔ **دوسری بات یہ ہے** کہ تمہیں امت مصطفویہ سے عداوت ہے اور خود سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے محبت ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں امتی امۃ مرحومۃ تدخل قبورھا بذنوبھا و تخرج من قبورھا لا ذنوب علیھا تمحص عنھا باستغفار المؤمنین (رواہ السیوطی فی شرح الصدور) وفی روایۃ "امتی ھذہ امۃ مرحومۃ"
.........(مشکوٰۃ ص ۳۶۰، ابوداؤد ۲/۳۳۲)

(یا الفاظ متقارب ابن ماجہ ص ۳۱۷، سنن دارمی ۱/۴۲۱، تحفۃ الاحوذی ۶/۳۲۳)

بتایا جائے کہ اگر امت مصطفویہ میں شرک کرنے والے ہیں تو مرحومہ کا کیا معنی؟ کیا شرک مرحوم ومغفور ہو

تا ہے؟ ہرگز نہیں جنہیں سرکار اقدس ﷺ محروم فرما چکے تم انہیں مشرک قرار دے رہے ہو بلکہ تحقیق حق یہ ہے کہ سرکار اقدس ﷺ تو شرک اور اس کے خوف کی بھی نفی فرما چکے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں ''واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی'' (بخاری شریف ۱۲۸؍مسلم شریف ۲؍۲۵۰)(مسند احمد بن حنبل ۴؍۱۵۳)

(بالفاظ متقاربہ مسلم ۲؍۲۵۰، المعجم الکبیر ۱۷؍۲۷۹، بیہقی ۴؍۱۴، الآحاد والمثانی ۵؍۴۵)

اب بھی اگر کوئی شرک کا فتویٰ لگاتا ہے تو وہ اپنی عادت سے مجبور ہے بلکہ اس سے سرکار اقدس ﷺ کے معجزہ کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صدیوں پہلے ایسے لوگوں کی خبر دی تھی، چنانچہ ایک صحیح حدیث ملاحظہ ہو۔

عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ان مما اتخوف علیکم رجل قرأ القرآن حتی اذا رویت بہجتہ علیہ و کان رداء الاسلام اعتراہ الی ماشاء اللہ انسلخ منہ نبذہ وراء ظہرہ وسعی علی جارہ بالسیف و رماہ بالشرک قال قلت یانبی اللہ ایہما اولی بالشرک المرمی او الرامی قال بل الرامی، (ھذا اسناد جید) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہوگی پھر وہ اسلام کی چادر سے بالکل صاف نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کردے گا اور اسے شرک سے متہم و منسوب کردے گا (یعنی مشرک ٹھہرائے گا) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ شرک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ شرک کی تہمت لگایا ہوا یا شرک کی تہمت لگانے والا، آپ ﷺ نے فرمایا شرک کی تہمت لگانے والا شرک کا زیادہ حقدار ہے، یہ سند جید ہے۔..................(ابن کثیر ۲؍۲۶۵)

**تیسری بات یہ ہے** کہ کیا گستاخی اور بے ادبی اور اہانت سرکار اقدس ﷺ سے روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال ضائع نہیں ہوسکتے؟ جبکہ گستاخان سرکار اقدس ﷺ قرون اولی سے لیکر آج تک کسی

نہ کسی روپ اور کسی نہ کسی گروہ و جماعت کی شکل میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں اور اسلام کا نام لیکر قرآن و حدیث پڑھ کر مسجدیں اور مدارس بنا کر بھی حبیب رب قدوس ﷺ کی خداداد عظمت و جلالت شان میں توہین و تنقیص کرنے سے باز نہیں آتے۔

## ﴿وہابیہ کے ایمان سوز باطل نظریات﴾

☆اکابر غیر مقلدین وہابیہ کی کتب معتبرہ سے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں☆

(۱) محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتا ہے کہ سرور کائنات ﷺ کو پکارنا شفیع المذنبین سمجھنا ختم پڑھنا صورت مبارکہ اور قبر شریف کا تصور کرنا، حاجت روا، صاحب تصرف مختار جملہ صفات کو باذن اللہ تعالیٰ یا عطائے الٰہی ماننا بھی شرک ہے اور شرک بھی ابوجہل جیسا۔..........................

(کتاب التوحید عربی ص ۱۷۵)

(۲) اسی کی ترجمانی شہید لیلیٰ نجد، ذبیح تیغ خیار، مولوی اسماعیل قتیل دہلوی نے کی ہے۔.. (تقویۃ الایمان ص ۱۶)

(۳) شافع محشر سے استغاثہ کرنا شیطانی فعل ہے اور شرک ہے۔..................

(کشف الشبہات عربی ص ۵۷)

(۴) رسول معظم ﷺ کی تعظیم کرنا شرک ہے۔..............................

(الدر النضید ص ۳۶، ۵۱)

(۵) نماز میں رسول کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوبنے سے بدتر ہے۔..........

(صراط مستقیم ص ۸۶)

(۶) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔..................

(تقویۃ الایمان ص ۲۴)

(۷) میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔...........................

(تقویۃ الایمان ص ۸۶)

(۸) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں۔...........................

(تقویۃ الایمان ص ۵۵)

(۹) اولیاء وانبیاء وامام وامام زادہ پیر وشہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو انکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم انکے (چھوٹے) بھائی ہیں۔...........................

(تقویۃ الایمان ص ۹۵)

(۱۰) جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے،

(تقویۃ الایمان ص ۹۰)

(۱۱) اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے جبرئیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے۔...........................

(تقویۃ الایمان ص ۴۳)

(۱۲) نبی پاک ﷺ کا قبہ شرک والحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہے،

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۲۰۸، ۲۱۵)

(۱۳) رسول اللہ ﷺ کے روضہ کا قصد کر کے زیارت کرنا ناجائز اور شرک ہے،

(رسالہ سماع موتی ص ۱۱۹، الدر النضید ص ۶۰)

(۱۴) الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے والا بدعتی اور گنہگار ہے،

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

(۱۵) اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔...........................

(بلغتہ الحیران ص۱۵۷)

(۱۶) الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالی۔..........

(براہین قاطعہ ص۲۷۲)

(۱۷) کذب داخل تحت قدرت باری تعالی ہے۔..........

(فتاوی رشیدیہ ا/۱۹)

(۱۸) یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔..........

(بلغتہ الحیران ص۱۴)

(۱۹) شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (علم محیط زمین) نص سے زیادہ ثابت ہوئی کہ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔..........

(براہین قاطعہ ص۵۱)

(۲۰) رسول اللہ ﷺ کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری مایفعل بی ولا بکم۔..........

(براہین قاطعہ ص۵۱)

(۲۱) دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضوری کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔..........

(حفظ الایمان ص۸)

(۲۲) لفظ رحمۃللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔..........

(فتاوی رشیدیہ ۲/۹)

(۲۳) قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے، ملخصًا (تحذیر الناس

ص ۳۰)

(۲۴) اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے

(تحذیر الناس ص ۲۸)

(۲۵) ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر دو عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے ..................

(الشہاب الثاقب ص ۴۷)

(۲۶) رسول اللہ ﷺ کی قبر بت ہے۔...................

(الدر النضید ص ۱۶، ۱۷، ۶۰، تحفہ وہابیہ ص ۱۷، ۱۹)

○وغیر ذلک من الخرافات والهفوات والهذلیات والاهانات○

معزز قارئین کرام ان عقائد ونظرت میں خداداد عظمت وشان رسالت کو گھٹانے اور بارگاہ سرکار اقدس ﷺ میں توہین وتنقیص وتحقیر کی انتہائی ناپاک جسارت کی گئی ہے اور یہی عقائد ونظریات باطلہ خبیثہ بہا آیت قرآنیہ احادیث صحیحہ نصوص قطعیہ سے معارض ومتصادم ہیں، یہی وجہ ہے کہ جلیل القدر علمائے مکہ ومدینہ مفتیان عرب وعجم نے حاملان عقائد باطلہ ونظریات فاسدہ کو گمراہ بددین کافر ومرتد دائرہ ایمان واسلام سے خارج قرار دیا ہے، تفصیل کیلئے مجدد اعظم امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف حسام الحرمین کا مطالعہ کریں، لیکن جو بدستور انہی عقائد باطلہ ونظریات فاسدہ پر قائم ودائم ہیں اب بھی نماز روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال مقبول ہونے کی تمنا اور آس لگائے بیٹھے ہیں۔

## چوتھی بات یہ ہے کہ

## ﴿غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک تقلید شرک ہے﴾

☆ غیر مقلدین کے عظیم محقق مولوی محمد ابو الحسن صاف لکھتے ہیں'' اس بات میں کچھ بھی شک نہیں کہ

تقلید خواہ آئمہ اربعہ میں سے کسی کی ہو خواہ ان کے سوا کسی اور کی شرک ہے"...................

(الظفر المبین ص ۲۰)

☆غیر مقلدین کے پیشوا مولوی محمد جوناگڑھی نے نمایاں سرخی قائم کی ہے، تقلید شرک ہے،، (سراج محمدی ص ۱۴)

☆بلاشبہ ان حضرات نے تقلید کو شرک وکفر اور مقلدین کو کافر ومشرک کہہ کر لاکھوں کروڑوں علماء (مفسرین ومحدثین) اولیاء وصلحاء اصفیاء بلکہ صحیح العقیدہ امت مرحومہ محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ کے دس حصوں سے نو کو علی الاعلان کافر ومشرک ٹھہرا دیا ملخصا...................

(فتاوی رضویہ ۷۰۹/۶)

☆گویا اپنے طائفہ تالفہ کے سوا تمام عالم کو کافر ومشرک سمجھتے ہیں،...................

(رد المحتار ۳۳۹/۳)

☆سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں' ایما امری قال لا خیه کافر فقد باء بها احدهما ان کان کما قال والا رجعت علیه"...................

(مسلم ۵۷/۱ بالفاظ متقاربہ بخاری ۹۰۱،۸۹۳/۲)

یعنی جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا، طرفہ یہ کہ غیر مقلدین وہابیہ رجعت کفر کے باوجود بھی نماز روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال کے مقبول ہونے کی تمنا اور آس لگائے بیٹھے ہیں۔

**پانچویں یه که** غیر مقلدین وہابیہ نے ختم قرآن کی تقریبات مسجدوں میں چراغاں اور شیرینی اور ختم فاتحہ کو بدعت سمجھ رکھا ہے یہ انکی خام خیالی ہے، حقیقت یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت سے باہر نکلنے والے اهل الاهواء بدترین بدعتی اور بدمذہب ہیں، مفتی اجل علامہ سید احمد مصری علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں

الفرقه الناجیه المسماة با هل السنة والجماعة قد اجتمعت الیوم فی مذاهب اربعة

وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمھم اللہ تعالی و من کان خارجاً عن ھذہ
الاربعۃ فی ھذا الزمان ھو من اھل البدعۃ والنار، ملخصاً۔ ۔ ۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ۴/۱۵۳)
یعنی فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اب چار مذاہب میں مجتمع ہے، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی، اللہ تعالی ان سب پر رحمت فرمائے اس زمانے میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی وجہنمی ہے"۔

## وہابیہ کی ترجمہ حدیث میں کھینچا تانی

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے افطاری میں جلدی کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں (بخاری و مسلم)
غروب آفتاب کے بعد افطاری میں تاخیر کرتے رہنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے (ابوداؤد)
**پہلی بات تو یہ ہے** کہ غیر مقلدین نے ابوداؤد کی روایت کے ترجمہ میں ردوبدل اور کمی بیشی اور کھینچا تانی سے کام لیا ہے (ابوداؤد ۱/۳۲۱) کی اصل روایت یہ ہے "لایزال الدین ظاھر اما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یوخرون" اس میں کہیں بھی غروب آفتاب کے بعد افطاری میں تاخیر کرنے کا ذکر نہیں ہے، **دوسری بات یہ کہ** خود غیر مقلدین وہابیہ کا طرز عمل اس حدیث کے خلاف ہے، غیر مقلدین غروب آفتاب سے پہلے ہی افطار کر لیتے ہیں بفضلہ تعالی اہل سنت و جماعت کا طرز عمل حدیث شریف کے عین مطابق ہے کہ جب آفتاب بتمام و کمال ڈوبنے کا یقین ہو جائے تو فوراً روزہ کی افطار سنت ہے اتنی جلدی بھی نہ کی جائے کہ غروب آفتاب مشکوک ہو حرام و مفسد صوم ہے، اور اتنی تاخیر بھی مکروہ ہے کہ رافضیوں یا یہود و نصاری سے مشابہت ہو جائے، جو سراسر خلاف سنت ہے۔ اور احادیث کریمہ کا مطلب بھی یہی ہے وہ نہیں جو غیر مقلدین نے سمجھا ہے۔

## وہابیہ کے طرز حیات و مقصد حیات کا اسلام و سنت سے تصادم

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے
"اہل حدیث کا مقصد حیات لا الہ الا اللہ اہل حدیث کا طرز حیات محمد رسول اللہ"

**پہلی بات تو یہ ہے** کہ یہ محض خام خیالی نعرہ بازی کی حد تک ہے، وگرنہ غیر مقلدین وہابیہ کے مقاصد و طرز حیات اسلام و سنت سے معارض و متصادم ہیں بطور نمونہ چند ملاحظہ ہوں جن کی توقع کسی مومن مسلمان سے نہیں کی جا سکتی۔

(۱) وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں سب مشرک ہیں،
(رد المحتار ۳/۳۳۹)

(۲) بابائے وہابیہ سرکار اقدس ﷺ کے بارے میں لکھتا ہے "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"
(تقویۃ الایمان ص ۶۰)

(۳) سر خیل وہابیہ ابن تیمیہ (اور اس کے اتباع ابن قیم وغیرہ) نے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے سفر کرنا معصیت اور حرام لکھا۔ ..............................

(فتاوی ابن تیمیہ ۲۷/۲۱۵،۲۲۰،۲۲۱)

(۴) مقتدائے وہابیہ شیخ نجدی کہتا ہے "میں اگر قدرت پاؤں تو روضہ رسول ﷺ کو توڑ دوں"
(فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبدالوہاب)

(۵) شیخ نجدی نے شہداء اور صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کے مزارات توڑے۔ ..............

(حوالہ مذکورہ بالا)

(۶) وہابیہ کے نزدیک رام چندر لچھمن، کرشن، زرتشت، کنفیوس، بدھ، سقراط، فیثا غورس، نبی ہیں غیر مقلدین وہابی مولوی وحید الزمان لکھتا ہے ہم انکی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے یہ انبیاء صلحا تھے۔ ........

(ہدیۃ المھدی ص ۸۵)

(۷) وہابیہ کے نزدیک نماز میں رسول کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوبنے سے بدتر ہے،
(صراط مستقیم ص ۸۶)

(۸) رسول معظم کی تعظیم کرنا شرک ہے۔ ..............................

(الدر النضید از قاضی شوکانی ص ۳۶)

(۹) شافع محشر ﷺ سے استغاثہ طلب کرنا شیطانی فعل ہے اور شرک ہے۔.......

(کشف الشبہات عربی ص ۵۷)

(۱۰) سرخیل وہابیہ ابن تیمیہ کہتے ہیں ''حضرت علی نے تین سو سے زائد مسئلوں میں غلطی کی ہے''

(فتاوی حدیثیہ ص ۸۷)

(۱۱) وہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام کے اقوال حجت نہیں۔.......................

(ہدیۃ المہدی ص ۱۱۱)

(۱۲) وہابیہ کے مستند عالم عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ناقل ہیں ''مولوی اسماعیل قتیل نے تقویۃ الایمان لکھنے کے بعد کہا اس میں بعض جگہ تیز لفظ آ گئے ہیں بعض جگہ تشدد بھی، اشاعت سے شورش ضرور ہوگی، مگر لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے'' ملخصا۔...........................

(اکمل البیان ص ۱۴)

(۱۳) غیر مقلد وہابی مولوی وحید الزمان لکھتا ہے ہمارے بعض متاخرین ''اسماعیل دہلوی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے شرک کے معاملہ میں بہت تشدد کیا ہے اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے مکروہ وحرام امور کو بھی شرک قرار دے دیا وہ دین میں سخت غالی اور تشدد کرنے والے تھے۔.........................

(ہدیۃ المہدی ۲۶)

(۱۴) وہابیہ کے مستند عالم میر ابراہیم سیالکوٹی لکھتے ہیں'' جماعت اہل حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض اور پرانے کانگریسی ہیں، مسلمانوں میں خصوصا اہل حدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔........................

(احیاء المیت ص ۳۶)

(۱۵) غیر مقلدین مولوی ثناء اللہ امرتسری کا صریح جھوٹ ''سینے پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری ومسلم اور انکی شروح میں بکثرت ہیں''.............................

(فتاوی ثنائیہ ۱/۴۴۳)

(۱۶) غیر مقلد مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کا صریح جھوٹ" امام بخاری نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے "المسح علی الجوربین" .................... (خطبات یزدانی/۳۳۲)

(۱۷) غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری نے محدث وہابیہ عبداللہ روپڑی کی عبارت نقل کی "اللہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے" ....................

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ص ۱۰)

## دوسری بات یہ ہے کہ

## انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنایا

(۱) غیر مقلد مولوی داؤد غزنوی کے متعلق لکھا ہے "اسلاوہ اس وہابی تحریک کی گمشدہ تصویروں میں سے ایک تھے" (داؤد غزنوی ص ۶۲)

(۲) غیر مقلد مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی لکھتے ہیں "وہابیو تمہیں وہابی ہونا مبارک ہو" (خطبات یزدانی ۲/۸۷)

(۳) وہابی مذہب کو ہندوستان میں جاری کرنے والا شاہ اسماعیل تھا ....................

(سیرت ثنائی ص ۱۶۲)

(۴) انیسویں صدی کے ابتداء میں ہندوستان میں وہابیت کی تحریک جاری ہوئی تھی آج تک ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دراصل وہابی ہیں مگر انہیں اور نام لیکر پکارا جاتا ہے، مثال کے طور پر اہل حدیث۔ (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۲۶۱)

(۵) وہابی خالص اسلام کی حفاظت اور شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر ہیں۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۱ جون ۱۹۷۶)

(۶) یہاں تک کہ غیر مقلد شیخ الحدیث اسماعیل سلفی کہہ بیٹھا "آنحضرت فداہ ابی وامی ﷺ سخت قسم کے وہابی تھے" ....................

(تحریک آزادی فکر ص ۲۹۵) (فتاوی سلفیہ ص ۱۴۶)

(۷) غیر مقلدین کے مفسر و محدث نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنے رسالہ کا نام "ترجمان وہابیہ" رکھا۔

(۸) غیر مقلد مولوی اسماعیل غزنوی نے سلمان بن سحمان نجدی کی کتاب الهدية السنية کے اردو ترجمہ کا نام تحفہ وہابیہ رکھا۔

(مطبوعہ برقی پریس امرتسر)

(۹) غیر مقلد مولوی محمد حسین بٹالوی کی وفاداریوں اور کوششوں کی وجہ سے انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنادیا (اشاعۃ السنۃ لاہور جلد ۱۱ بحوالہ مقدمہ حیات سید احمد شہید ص ۳۶) (ترجمان وہابیہ ص ۶۲، سیرت ثنائی ۳۷۲) (اہل حدیث کا مذہب ص ۱۱۱) (مقالات سرسید حصہ نہم ص ۲۱۱) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہو گیا کہ وہابیہ کا اصلی حقیقی نام وہابی ہے لیکن آجکل اس نام کو شیعہ کی طرح تقیہ بازی کرتے ہوئے چھپاتے ہیں اور انگریز کا عطا کردہ نام اہل حدیث لکھنا لکھوانا بہت پسند کرتے ہیں، غیر مقلدین وہابیہ جواب دیں جب آپ بزعم خود قدیمی اور عہد رسالت و عہد صحابہ کرام سے اہل حدیث تھے تو پھر گورنمنٹ انگلشیہ سے اہل حدیث نام کیوں منظور کرایا؟۔

**تیسری بات یہ ہے** کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک ادلہ شرعیہ صرف قرآن و حدیث ہیں صرف قرآن عظیم سے یا صحیح صریح مرفوع متصل غیر مضطرب غیر شاذ حدیث سے مکمل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دکھائیں کہ سرکار اقدس ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ کلمہ سکھایا ہو اور امت کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا ہو ؟ یا پھر اس کے غلط ہونے کا اعلان کریں اور اسے اپنا مقصد حیات اور طرز حیات نہ بنائیں۔

## نیت صوم میں وہابیہ کی بدنیتی

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں لیکن روزہ کی نیت کے الفاظ "وبصوم غد نویت من شهر رمضان" کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

معزز قارئین کرام! سب سے **پہلی بات تو یہ ہے** کہ غیر مقلدین وہابیہ تقلید نہ کرنے کی وجہ سے جگہ جگہ ٹھوکریں کھاتے ہیں کیونکہ راہ کیلئے راہنما چاہیے پڑھنے کیلئے پڑھانے والا چاہیے سمجھنے کیلئے سمجھانے والا چاہیے، ورنہ گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے، غیر مقلدین حضرات ہمیں صرف قرآن عظیم یا صحیح، صریح، مرفوع، متصل غیر مضطرب، غیر شاذ حدیث سے یہ بتادیں کہ ''نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں'' اور ان کتب احادیث کے نام مع اسماء مرتبین کرام بتائیں جس میں روزہ کی نیت کے مذکورہ الفاظ تلاش کئے ہیں، کیا تمہیں تمام وکمال ذخیرہ حدیث مستحضر ہے؟ غیر مقلدین وہابیہ کے بہت سے ایسے امور ہیں جو حدیث سے ثابت نہیں مثلاً غیر مقلدین کے مذکورہ بالا جملہ عقائد و نظریات، مقاصد وطرز حیات اقوال و اعمال جن کا ظہور وصدور اکابر غیر مقلدین وہابیہ سے ہوا کیا وہ سب کے سب حدیث سے ثابت ہیں؟ ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ بدعات وہابیہ پر مدلل ومحقق جامع گفتگو کرتے۔

**دوسری بات یہ ہے** کہ ہم زبان سے نیت کرنا فرض یا واجب قرار نہیں دیتے ہے اور نہ ہی اس کیلئے دلیل قطعی کی ضرورت ہے کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ مستحب یا مستحسن ہوگی،

(۱) علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **التلفظ بها مستحب هو المختار وقيل سنة يعني احبه السلف او سنة علمائنا**، یعنی زبان کے ساتھ نیت کرنا مستحب ہے مختار قول یہی ہے بعض نے سنت کہا یعنی اسے اسلاف پسند کرتے تھے یا ہمارے علماء کا طریقہ ہے،............

(در مختار ۱/۶۷)

(۲) علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **ويحسن ذلك لاجتماع عزيمته**، یعنی زبان سے نیت کرنا مستحسن ہے تا کہ اس کا عزم قلبی مجتمع ہو جائے،............

(ہدایہ شریف ۱/۹۶)

(۳) ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں'' **فالاكثرون على ان الجمع بينهما مستحب ليسهل تعقل معنى النية واستحضارها...... وقد يقال لسلم انها بدعة لكنها**

مستحسنة استحبها المشائخ لا ستعانة علی استحضا رالنية لمن احتاج اليها"
یعنی اکثر علماء اس پر ہیں کہ دونوں (قلبی اور لسانی) کو جمع کرنا مستحب ہے تا کہ نیت کا معنی سمجھنا اور اسے یاد رکھنا آسان ہو جائے اور اسے بدعت بھی کہا گیا ہے لیکن حسنہ ہے، مشائخ نے نیت کے یاد رکھنے کی معاونت کیلئے (نیت لسانی) کو ضرورتمند کے لئے مستحب قرار دیا.........................

(مرقات ۱/۴۰، ۴۱)

مزید فرماتے ہیں النية باللسان من البدعة الحسنة، یعنی زبان سے نیت کرنا بدعت حسنہ ہے،..........................

(مرقات ۴۵۸/۲)

اور بدعت حسنہ مستحب ہی ہے، امام ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها، یعنی بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب متفق ہیں،.......

(روح البیان ۵۶/۹، انسان العیون ۸۴/۱)

(۴) علامہ سدید الدین محمد بن محمد الکاشغری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں والمستحب ان ينوی بقلبه ويتكلم باللسان هذا هو المختار، اور اپنے دل سے نیت کرنا اور زبان سے بولنا مستحب ہے (منیۃ المصلی ص ۲۳۱) (۵) وقایہ (۶) مختصر وقایہ (۷) جوہرہ نیرہ (۸) غرر الاحکام (۹) درر الحکام (۱۰) غنیہ ذوی الاحکام (۱۱) حاشیہ درر لابی سعید خادمی (۱۲) محیط (۱۳) البحر الرائق (۱۴) طحطاوی (۱۵) ردالمحتار (۱۶) غنیہ شرح منیہ (۱۷) اشعۃ اللمعات، میں بھی زبان کیساتھ نیت کرنا مستحب، افضل، بدعت حسنہ مستحسن قرار دیا ہے بخوف طوالت صرف حوالہ جات پر اکتفا کیا گیا ہے، یاد رہے کہ زبان سے نیت کرنے کیلئے کسی لغت و زبان اور خاص لفظوں کی ضرورت نہیں آدمی جس زبان کو سمجھتا ہے جو بولی بولتا ہے اسی میں نیت کر لینا مستحب و مستحسن ہے لیکن عربی زبان میں افضل ہے، یہی وجہ ہے کہ علماء و فقہاء کرام نے متعدد نیات ذکر کی ہیں،، اگر رات کو روزہ رمضان کی نیت کریں تو یوں کہیں نويت ان اصوم غدالله تعالی من فرض رمضان، اگر دن میں کریں تو یوں کہیں نویت ان اصوم هذا اليوم لله

تعالی من فرض رمضان ، (ردالمحتار ۳/۳۳۲) علامہ ابوبکر بن علی حداد علیہ الرحمہ نے رات کی نیت میں ھذا کا اضافہ کیا اور دن کی نیت اسی طرح ہے،

(الجوہرۃ النیرۃ ص ۱۷۵)

ان کے علاوہ ''اللھم بالصوم لك غداً نویت اور وبصوم غد نویت من شھر رمضان اور نویت بصوم غد من شھر رمضان'' بھی مسلمانوں میں مقبول ومعروف ہیں، مارأہ المؤمنون حسنا فھو عند الله حسن، یعنی جس امر کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے،

(مسند احمد بن حنبل ۱/۳۷۹، مرقات ۱/۲۱۷، مؤطا امام محمد ص ۱۴۲)

اور حدیث مرفوع میں ہے ''لا تجتمع امتی علی الضلالة'' یعنی امت مصطفویہ گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی،، (المستدرک للحاکم ۱/۱۱۴، الدرالمنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ ص ۱۹۰)

(بالفاظ متقاربہ ابن ماجہ ص ۲۸۳، المعجم الکبیر ۱۲/۴۴۷، سنن دارمی ۱/۴۲

مشکوٰۃ ص ۳۰، مرقات ۱/۲۱۷، حلیۃ الاولیاء ۳/۳۷، مسند الفردوس

۵/۲۵۸، فیض القدیر ۲/۲۷۱، تحفۃ الاحوذی ۶/۳۲۲)

یاد رہے کہ حدیث شریف'' مارأه المؤمنون حسنا'' سے اکابر وہابیہ بھی استدلال کرتے چلے آئے ہیں ملاحظہ ہو.................................

(فتاویٰ اہل حدیث ۲/۱۰۳)

یاد رہے کہ علماء، فقہاء، مفسرین ومحدثین، اجلہ اکابرین کی عبارات سے غیر مقلدین وہابیہ اپنی چٹنی میں خود استدلال کر لیتے ہیں اور اگر ہم کریں تو منحرف ہو جاتے ہیں یہ من مانی سراسر غلط ہے، حالانکہ جلیل القدر فقہاء نے صراحت کی ہے کہ ''یتمسك با فعال اھل الدین'' کذا فی جواھر الفتاوی ''یعنی اہل دین کے افعال سے تمسک کیا جاسکتا ہے، ایسا ہی جواہر الفتاویٰ میں ہے،.....................

(فتاویٰ ہندیہ ۵/۳۵۱)

ایسا کیوں نہ ہو خود رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعو

الرسول و اولی الامر منکم............................(النساء ۵۹)

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں اصح اقوال میں اس لئے کہ بادشاہوں پر عالموں کی فرمانبرداری واجب ہے اور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں۔.............................

(تفسیر کبیر ۳/۱۴۷)

ونص علیه العلامة الزرقانی فی شرح المواهب وغیره فی غیره ایضًا۔

## ادعیہ افطار پر اعتراضات کا تحقیقی تعاقب

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے دعائے افطار" اللهم لك صمت و علی رزقك افطرت" اور "ذهب الظما وابتلت العروق و ثبت الاجران شاء الله" (ہے) "و بك امنت و عليك توكلت" کے الفاظ من گھڑت (بدعت) ہیں (ابوداؤد)

**پہلی بات یہ ہے** کہ غیر مقلدین وہابیہ کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے طائفہ تالفہ کے سوا سب کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں اور اپنی اختراعات و معمولات باطلہ کو مستور و محجوب کرتے ہوئے جلیل القدر علماء و فقہاء، جمہور اہل اسلام کے معمولات مستحبہ و مستحسنہ کو بدعت و خلاف سنت قرار دیتے ہیں، ہم انہیں بے حجاب و نقاب کرکے ہدیہ قارئین کررہے ہیں۔

## انوکھے نرالے معمولات وہابیہ

غیر مقلدین وہابیہ میقات الصیام کا کیلنڈر چھاپنے اور اس میں کلمات مخففہ، رح، ؒ، ؓ، ؒ، لکھنے، ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے، ایک مجلس میں تین طلاقیں ایک شمار کرنے، غروب آفتاب سے قبل اذان دینے اور روزہ افطار کرنے، ریڈیو ٹیلی ویژن کے اعلان پر روزہ رکھنے اور عید منانے، چوتھے دن قربانی کرنے، محمدی سلفی کہلانے، مختلف عنوانات کے اشتہارات چھاپ کر رنگارنگ عنوان کرکے جلسے کرنے، اور غیر مقلد وہابی سے اہل حدیث بننے، نماز ننگے سر پڑھنے، ٹانگیں چوڑی کرنے، رفع یدین کندھوں تک کرنے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے، دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھ کر سینے پر باندھنے، امام کے پیچھے قراءۃ کرنے، جہراً آمین کہنے، وتر ایک پڑھنے، آخری قاعدہ میں تورک کرنے، قنوت نازلہ پڑھنے، تراویح

آٹھ رکعات پڑھنے، دوران نماز ہاتھ میں قرآن اٹھانے، لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے، چین والی گھڑی باندھ کر نماز پڑھنے، غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر اور اپنے مذکورہ بالا عقائد و نظریات، مقاصد و طرز حیات، اختراعات و مصنوعات کا ثبوت صرف اور صرف قرآن عظیم یا صحیح صریح، مرفوع، متصل، غیر مضطرب اور غیر شاذ حدیث سے پیش کریں، قارئین کرام! ان مسائل میں غیر مقلدین وہابیہ کی من مانیوں کی انتہاء ہے اور سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "صلو ا کما رایتمونی اصلی"

(بخاری ۸۸/۱) سے علی الاعلان بغاوت ہے، طرفہ یہ کہ ان حضرات کے مستند اور معتبر ترین اکابر علماء کے مذکورہ کئی مسائل میں معرکۃ الآراء متضاد اقوال ہیں، یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ آج تک دلائل صحیحہ قویہ سے اپنی نماز کا درست ہونا ثابت نہ کر سکے، ایسا کیوں نہ ہو کہ جن کا اسلام صحیح نہیں انکی نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

**دوسری بات یہ** کہ اگرچہ "وبك امنت وعليك توكلت" کی ترتیب معروف اصل نہیں لیکن غلط بھی نہیں معنا صحیح ہیں، ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں فزيادة "وبك امنت" لا اصل لها وان كان معناها صحيحاً و كذا زيادة "وعليك توكلت" (مرقات ۲۵۸/۴)

اور علامہ علاؤ الدین علی المتقی علیہ الرحمہ نے "وعليك توكلت" بھی روایت کیا ہے (کنز العمال ۵۰۹/۸) چونکہ یہ دعا فرض یا واجب تو ہے نہیں اور نہ ہی اس دعا پر دوام ثابت تو مستحب ضرور ہوگی اور دعائیہ کلمات میں زیادتی جائز ہے جیسے درود ابراہیمی میں لفظ محمد سے پہلے سیدنا بڑھا دیتے ہیں، کل ذکر دعاء و کل دعاء ذکر ..........................................

(مرقات ۱۳۵/۵)

غرضیکہ الفاظ جتنے زیادہ ہونگے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے دعا یوں بیان فرمائی "اللهم انی لك صمت وبك امنت وعليك توكلت وعلى رزقك افطرت"..

(فتاویٰ ہندیہ ۲۰۰/۱)

**تیسری بات یہ ہے** کہ دعائے افطار صرف یہ دعا نہیں جلیل القدر ائمہ محدثین نے کتب احادیث

میں مندرجہ ذیل دعائیں نقل فرمائی ہیں، غیر مقلدین وہابیہ ان سے کیوں چشم پوشی کرتے ہیں،

(۱)الحمد لله الذی اعانني فصمت ورزقني فافطرت،.............

(شعب الایمان ۳/۴۰۶)

(۲)اللهم لك صمنا و علی رزقك افطرنا فتقبل منا انك انت السميع العليم،

(عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

(۳)بسم الله والحمد لله اللهم لك صمت و علی رزقك افطرت وعليك توكلت سبحنك وبحمدك تقبل مني انك انت السميع العليم،............ (کنز العمال ۸/۵۰۹)

(۴)بسم الله اللهم لك صمت وعلی رزقك افطرت،.............

(مجمع الزوائد ۸/۱۵۶)

(۵) روی ابن ماجة ان للصائم عند فطره دعوة لا ترد وورد انه عليه الصلوة والسلام كان

يقول يا واسع الفضل اغفرلي و انه كان يقول الحمد لله الذی اعانني فصمت ورزقني فافطرت،.............................

(مرقات ۴/۲۵۸)

(۶)اللهم انی اسئلك برحمتك التي وسعت كل شيء ان تغفرلي،........

(ابن ماجہ ص ۱۲۵)

## ﴿فقہ حدیث وہابیہ کے بس کی بات نہیں﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "شک کا روزہ جائز نہیں" (بخاری و مسلم)

قارئین کرام! ہم نے ابتداء میں ہی کہہ دیا تھا کہ حدیث اور اصول حدیث سمجھنا وہابیہ کے بس کی بات نہیں، فقہ حدیث و اصول حدیث کا ملکہ فقہاء کرام ہی کے پاس ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو تو ۲۹ شعبان کے بعد کا دن بالاتفاق یوم الشک ہے اور بہ نیت رمضان اس کا روزہ رکھنا ممنوع ہے، ہاں نفلی روزہ

رکھا جا سکتا ہے اس کے علاوہ مکروہ ہے، علامہ حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''لا یصام یوم الشک هو یوم الثلثین من شعبان و ان لم یکن علة الا تطوعا و یکرہ غیرہ ..........'' (در مختار ۱/۱۴۷)

اور یوم شک کے روزہ میں یہ پکا ارادہ کرے کہ یہ روزہ نفل ہے تردد نہ رہے اور اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اسے روزہ رکھنا افضل ہے یوں ہی اگر چند روزہ پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یوم الشک میں کراہت نہیں، اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں خواص سے مراد یہاں علماء ہی نہیں بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یوم الشک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں، اور عوام کیلئے یہ حکم ہے کہ ضحوی کبری تک روزہ کی مثل رہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزہ کی نیت کر لیں ورنہ کھا پی لیں، ملخصا۔

(رد المحتار علی الدر المختار ۳/۴۰۰،۴۰۳)

## وہابیہ کی مفہوم حدیث میں من مانی

غیر مقلد مرتب لکھتا ہے کہ شعبان کے اختتام پر استقبال رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے (مشکوٰۃ)

غیر مقلدین وہابیہ کو کل بالحدیث کا دعوی یاد نہ رہا زور وزاری یہ مفہوم تراشا گیا ہے مگر مشکوٰۃ شریف سے صاف صاف وہ متن حدیث کیوں نہیں لکھا جس کا یہ ترجمہ بنتا ہو اصل بات یہ ہے کہ استقبال تعظیم و تکریم کیلئے ہوتا ہے اور وہ سرکار اقدس ﷺ سے ثابت ہے، پوچھا گیا کہ افضل روزے کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا صیام شعبان تعظیما لرمضان یعنی شعبان کے روزے جو رمضان شریف کی تعظیم و تکریم کیلئے ہوتے ہیں،

(مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۱۰۳)

## طعام سحری کی روایت کا خود ساختہ مفہوم

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے کہ سحری ضرور کھاؤ کیونکہ سحری کھائے بغیر روزہ رکھنا یہود و نصاری کا طریقہ ہے

(مشکوٰۃ)

لگتا ہے وہابی مرتب میقات الصیام حواس باختہ ہو چکا ہے، اور سحری کھانا فرض یا واجب سمجھ بیٹھا ہے اور یہ سمجھ بیٹھا کہ مسلمانان اہلسنت ہمیشہ بغیر سحری کے روزہ رکھتے ہیں، تب ہی تو لکھتا ہے ''ضرور کھاؤ'' وگرنہ متن حدیث میں ایسا کوئی لفظ نہیں جس کا ترجمہ ضرور کھاؤ بنتا ہو، حقیقت یہ ہے کہ حکم استحبابی ہے اور سحری کھانا مستحب ہے۔

ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امر ندب...............

(مرقات ۲/۲۵۱)

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر کسی نے کسی وجہ سے سحری نہ کھائی تو اس کا روزہ ہی نہ ہوگا، اور آدمی یہود و نصاریٰ کا متبع اور پیروکار بن جائے گا، لیکن ہمیشہ سحری چھوڑنے کی عادت بھی نہ بنائی جائے، باقی حدیث شریف میں یہود و نصاریٰ کا ذکر کرنا تمیز فرق و مخالفت کیلئے ہے اور مسلمانوں کیلئے صبح تک کھانے پینے کی اباحت کا اعلان و اظہار کرنے کیلئے ہے، جو ابتدائے اسلام میں حرام تھا.................

(مرقات ۲/۲۵۱)

## آٹھ تراویح کے بے ربط حوالہ جات واستدلالات کا تحقیقی تجزیہ

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے ''قیام رمضان (تراویح) 20 رکعت سنت سے ثابت نہیں آنحضرتؐ سے زیادہ سے زیادہ مع وتر گیارہ (۱۱) یا تیرہ (۱۳) رکعت ثابت ہیں، حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم الداری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں (۱۱) رکعت (تراویح) پڑھایا کریں (مشکوٰۃ و موطا امام مالک) یاد رہے کہ اس صحیح ترین روایت کے مقابلے میں ایک بھی صحیح روایت ایسی نہیں جس میں سیدنا عمرؓ یا سیدنا علیؓ سے بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم ملتا ہو''۔

**سب سے پہلی بات یہ** کہ غیر مقلدین وہابیہ نے اس روایت کو ''صحیح ترین روایت'' قرار دیا ہے غیر مقلدین پر لازم ہے کہ وہ صرف اور صرف قرآن عظیم یا صحیح صریح، مرفوع و متصل، غیر مضطرب، غیر شاذ، غیر مجروح حدیث سے ''اصول حدیث اور اقسام حدیث'' مرفوع، موقوف، مقطوع، متصل

معلق، مرسل، معضل، مضطرب، مدرج، شاذ، منکر، معلل، صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ ضعیف، متروک، موضوع، غریب، عزیز، مشہور، متواتر وغیرہ کا ثبوت دیں، کیونکہ وہابیہ کے نزدیک ادلہ شرعیہ صرف قرآن وحدیث ہی ہیں، اور یاد رہے کہ حدیث ایسی کتب احادیث سے پیش کریں جن کے جامعین ومرتبین ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرتے ہوں، کیونکہ ہم شروع میں دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ تقلید غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک شرک ہے، لہٰذا اس ضابطہ باطلہ سے سب کے سب جامعین و مرتبین کتب صحاح ستہ وغیر صحاح ستہ مشرک ٹھہریں گے، کیونکہ سب کے سب جامعین ومرتبین کتب احادیث ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کے مقلد ہیں، پھر کس منہ سے انکی کتب احادیث کو لائق احتجاج سمجھ کر ہاتھ لگاتے ہو......؟

## ﴿جملہ محدثین، جامعین ومرتبین کتب احادیث مقلد ہیں﴾

بخوف طوالت انتہائی مختصر حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(امام بخاری علیہ الرحمہ شافعی ہیں) ارشاد الساری ۳۶/۱، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۲/۲، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۹، ابجد العلوم ص ۸۱۰، الحطۃ فی ذکر صحاح الستہ ص ۱۰۵، حاشیہ حجۃ اللہ البالغۃ ۲/ ۳، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۷۵، لامع الداری علی جامع البخاری ص ۱۱، (امام مسلم علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الحطۃ فی ذکر صحاح الستہ ص ۱۵۰، اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہا والمحدثین ص ۴۲۰، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۷۹، (امام ترمذی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۵، (امام ترمذی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) العرف الشذی ۲/ ۲۱۲، فیض الباری ۱/ ۵۸ (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں، عند البعض شافعی ہیں) بستان المحدثین ص ۱۸۳، الحطۃ فی ذکر صحاح الستہ ص ۲۸۸، (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۷۵، لامع الداری علی جامع البخاری ص ۱۵، (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ شافعی ہیں) طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۲/ ۲۹۳، ابجد العلوم ص ۸۱۰، (امام نسائی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف

ص۲ بستان المحدثین ص ۶ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۲/۸۳ ۔ الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۲۹۳، حجۃ اللہ البالغۃ ۱/۱۴۹ ، (امام نسائی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) فیض الباری ۱/۵۸ (امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۸ (شیخ ولی الدین تبریزی صاحب مشکوٰۃ علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۲۵۱

ثابت ہو گیا کہ مذکورہ بالا جملہ محدثین عظام امام شافعی کے مقلد ہیں عندالبعض ایک دو محدثین امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں، یاد رہے کہ امام شافعی امام محمد بن حسن شیبانی کے تلامذہ میں شامل ہیں بلکہ امام محمد بن حسن شیبانی نے امام شافعی کی والدہ ماجدہ سے شادی کی یہاں تک کہ امام شافعی فرمایا کرتے تھے ''جو شخص فقہ میں نام کمانا چاہتا ہو وہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے استفادہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر استنباط مسائل اور استخراج احکام کی راہیں کشادہ کر دی ہیں'' اور امام محمد بن حسن شیبانی امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشد تلامذہ سے ہیں،

(ملخصا)..................................(تاریخ بغداد ۲/۱۷۲)

☆یاد رہے کہ ''اتحاف النبلاء المتقین با حیاء مآثر الفقہاء و المحدثین (فارسی) الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ (عربی)، ابجد العلوم (عربی) ''مقتدائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی تصانیف ہیں،☆..................(والفضل ما شہدت بہ الاعداء)..................☆

**دوسری بات یہ ہے** کہ غیر مقلدین وہابیہ کی خودساختہ صحیح ترین روایت قابل احتجاج نہیں

**اول تو یہ** حدیث مضطرب ہے اس لئے کہ اس کے راوی محمد بن یوسف ہیں (موطا امام مالک ص ۹۸) میں ان سے گیارہ کی روایت ہے اور (فتح الباری ۴/۱۸۰) میں محمد بن نصر مروزی نے انہی محمد بن یوسف سے بطریق محمد اسحاق تیرہ کی روایت کی، اور محدث عبدالرزاق نے انہی محمد بن یوسف سے دوسری اسناد سے اکیس کی روایت کی اور (التمہید ۸/۱۱۵) میں بھی یہی محمد بن یوسف حضرت سائب بن یزید سے گیارہ رکعت، اور دوسرے محدثین کرام اکیس رکعت، اور حضرت حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی الزباب

تیئیس رکعت بیان کرتے ہیں، ایک ہی روای کے بیانات میں کتنا سخت تضاد اور اختلاف ثابت ہے۔ یہی وجہ اضطراب ہے لہذا یہ روایت نا قابل قبول و نا قابل استدلال ہے۔

**دوسرا یہ کہ** گیارہ، تیرہ، اکیس والی روایت کی تائید و تصدیق و توثیق کسی دوسرے واسطے سے نہیں ہوتی لیکن بیس تراویح یا بیس تراویح مع وتر کی تائید و توثیق متعدد طرق سے موجود ہے، حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی کے دور میں لوگ ماہ رمضان میں بیس رکعت ادا کرتے تھے (بیہقی ۲/۴۹۶) انہی سے مروی کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں تیئیس رکعت (مع الوتر) ادا کرتے تھے، (التمہید ۱۱۵/۸) اور انہی سے مروی کہ بیس رکعت ادا کرتے تھے (فتح الباری ۲۵۳/۴) حتیٰ کہ غیر مقلدین وہابیہ نے جس موطا امام مالک سے گیارہ رکعت کا حوالہ فخریہ طور پر جتلیں جتاتے ہوئے پیش کیا ہے اسی میں تیئیس رکعت (مع الوتر) حضرت یزید بن رومان سے مروی ہیں ...........................(موطا امام مالک ص ۹۸)

جس موطا سے غیر مقلدین وہابیہ نے بزعم جہالت گیارہ رکعت کا فخریہ نا قابل تسخیر حوالہ پیش کیا تھا وہی ان کیلئے موت ثابت ہوگئی۔ بلکہ حضرت عبدالبر فرماتے ہیں گیارہ رکعت والی روایت وہم ہے اور صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں قیام رمضان بیس رکعت تھا...............................

(مرقات ۱۹۴/۳)

**تیسرا یہ کہ** اگر گیارہ رکعت والی روایت کو آپ کے نزدیک صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو پھر اسے ابتدائی حکم پر محمول کرتے ہوئے منسوخ ماننا پڑے گا آخری دائمی اور ناسخ بیس رکعت والی روایات ٹھہریں گی،

☆ چنانچہ امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں دونوں قسم کی روایات کو یوں جمع کیا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے پھر بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھنے پر دوام اختیار فرمایا...............

(بیہقی ۲/۴۹۶)

☆ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان دونوں روایات کو یوں جمع کیا گیا ہے کہ گیارہ رکعت شروع میں پڑھی گئیں پھر بیس تراویح پر بات پکی ہوگئی حضرات صحابہ کرام کا بیس تراویح پر اجماع ہے۔

(مرقات ۳/۱۹۴)

**چوتھا یہ کہ** اگر اس خودساختہ صحیح روایت پر عمل کرتے ہو تو ساری روایت پر عمل کرو تراویح آٹھ اور وتر تین پڑھو، حالانکہ غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک وتر ایک رکعت ہے۔

☆ مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی کا تلمیذ مولوی عطاء اللہ غیر مقلد وہابی لکھتا ہے "محمد بن نصر مروزی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پڑھو وتر کی رکعتیں تین تاکہ مشابہت نہ ہو مغرب کی نماز سے" اور صحیح کہا ہے اس حدیث کو حاکم نے، اور محمد بن نصر مروزی، حاکم، ابن حبان، نسائی اور سلیمان بن یسار سے بھی اور طریقے سے ایسے ہی مروی ہے اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہم نے کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پائی جس میں تین رکعت وتر پڑھنا ایک ہی سلام سے ثابت ہو (ملخصا)۔

(ترجمہ موطا امام محمد ص ۶۳ از مولوی عطاء اللہ غیر مقلد)

☆ جب عام حالات میں ایک وتر پڑھنا ثابت ہے باجماعت ہو یا بلا جماعت تو رمضان میں بھی جائز ہے،

(الاعتصام ص ۱۱، ۱۳، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷)

جب غیر مقلدین وہابیہ کی اپنی کتب سے وتر کا ایک ہونا ثابت ہے تو کس منہ سے موطا امام مالک اور مشکوٰۃ سے گیارہ رکعت والی روایت لائق احتجاج ٹھہراتے ہیں، اس سے تو آٹھ تراویح اور تین وتر ثابت ہوتے ہیں روایت کا نصف حصہ قبول اور نصف ناقابل قبول، حدیث پر عمل کرنے کے اس من مانے انداز سے عمل بالحدیث کا دعوی باطل ہو جاتا ہے، اور اگر وتر ایک پڑھتے ہو تو تراویح دس ثابت ہوتی ہیں اس طرح بھی آٹھ تراویح کا دعوی خاک میں مل جاتا ہے، سچ ثابت ہوا کہ فقہاء کرام کا دامن چھوڑ کر فقط حدیث کا دعوی کرنا سراسر جہالت وحماقت ہے۔

☆ باقی مشکوٰۃ شریف کی تیرہ رکعت والی حدیث سے دلیل پکڑنا تو "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مترادف ہے، غیر مقلد وہابی مرتب میقات الصیام اتنا حواس باختہ ہو گیا کہ ہر وہ روایت جس میں احدی عشرۃ رکعۃ یا ثلث عشر رکعۃ کے الفاظ دیکھتا ہے جھٹ پٹ اسے اپنے دعوی کی دلیل بنا کر پیش کر دیتا ہے، حالانکہ تیرہ رکعت والی روایت صاحب مشکوٰۃ نے باب صلوۃ اللیل میں نقل فرمائی ہے اور ائمہ

محدثین صلوۃ اللیل یا قیام اللیل سے مراد نماز تہجد لیتے ہیں، بلکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حق تحقیق یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں ہیں صلوۃ لیل اور نماز تہجد، صلوۃ لیل ہر وہ نماز نفل کہ بعد فرض عشاء رات میں پڑھی جائے، اور نماز تہجد وہ نفل کہ بعد فرض عشا قدرے سو کر طلوع فجر سے پہلے پڑھے جائیں، اسی لئے علامہ شامی قدس سرہ السامی نے فرمایا صلوۃ اللیل وقیام اللیل اعم من التھجد یعنی رات کی نماز اور قیام لیل تہجد سے عام ہے، ملخصا.................(ردالمحتار ۲/۴۴ فتاوی رضویہ ۷/۴۰۸)

اور محدثین کرام قیام شھر رمضان سے مراد نماز تراویح لیتے اور خود مرتب میقات الصیام نے اپنے کیلنڈر میں قیام رمضان سے مراد تراویح لی ہے پس ثابت ہو گیا کہ صلوۃ اللیل سے مراد نماز تراویح نہیں لی جا سکتی اور باب صلوۃ اللیل مشکوۃ سے تیرہ رکعت والی روایت سے نماز تراویح ثابت کرنا جہالت والا علمی ہے،

دوسرا یہ کہ تیرہ رکعت والی روایت سے آٹھ تراویح شمار کی جائیں تو پھر وتر خود بخود پانچ ثابت ہو نگے، ہم حیران ہیں کہ جو حضرات وتر تین نہیں مانتے وہ پانچ کیسے مان گئے، اگر وتر ایک مانیں تو تراویح بارہ ثابت ہونگی یہ بھی غیر مقلدین وہابیہ کے مذہب کے خلاف ہے، بلکہ غیر مقلد وہابی مولوی محمد صادق سیالکوٹی بھی معترف ہیں کہ زیادہ سے زیادہ آپ نے تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں،.........................

(صلوۃ رسول ص ۲۶۷)

حق بات یہ ہے کہ آپ نے کبھی کبھی سنت فجر کے علاوہ بھی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں،

(فتاوی علمائے حدیث ۶/۱۱۱)

## بیس رکعات تراویح پر مختصر دلائل وشواہد

بیس تراویح سرکار اقدس ﷺ، حضرت عمر فاروق، اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے عمل مبارک سے بھی ثابت ہیں بخوف طوالت کتب حدیث سے مختصر وملخص حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے...

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۴)

(۲) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت بغیر جماعت اور وتر ادا فرماتے تھے...

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۳) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے.........

(مجمع الزوائد ۳/۱۷۲)

(۴) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے۔ (کتاب الترغیب للرازی)

(۵) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے......

(کشف الغمہ ۲/۱۱۹)

(۶) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے...

(معجم طبرانی کبیر ۱۱/۳۹۳)

(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳، آثار السنن ص ۲۵۳)

(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی.....

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی۔

(موطا امام مالک ص ۹۸)

(۱۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی۔

(آثار السنن ص ۲۵۳)

(۱۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی.....

(التمہید ۸/۱۱۵)

(۱۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیس تراویح پڑھائی جاتی تھی قاری مئین پڑھتے

تھے۔

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۳) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں بیس تراویح پڑھائی جاتی تھی قاری مئین پڑھتے تھے۔

(آثار السنن ص ۲۵۰)

(۱۴) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا..................

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۵) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳)

(۱۶) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا..........

(عمدۃ القاری ۱۱/۱۲۷)

(۱۷) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے اور اس میں مضبوطی ہے۔

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۸) حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنھم کے دور میں بیس تراویح پڑھی جاتی تھی۔

(عمدۃ القاری ۷/۱۷۸)

(۱۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ابی ابن کعب نے بیس رکعت تراویح پڑھائی۔

(کنز العمال ۸/۴۰۹)

(۲۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں تراویح بیس پڑھی جاتی تھی..................

(مرقات ۳/۱۹۲)

(۲۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں تراویح وتر سمیت تیئس پڑھی جاتی تھی..........

(مرقات ۳/۱۹۴)

(۲۲) اکثر علماء کا عمل اس پر ہے جو حضرت علی و عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم سے مروی ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔ (ترمذی ۱/۹۹)

اسکے علاوہ اجماع صحابہ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ اربعہ، آئمہ مجتہدین، فقہاء، محدثین، اولیائے کاملین رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین سے بھی بیس رکعت تراویح ثابت ہیں۔

## فقیہ جلیل علامہ شامی قدس سرہ السامی کے نام نامی سے مغالطہ

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "مشہور حنفی فقیہ علامہ شامی بھی اللہ کے رسول کی نماز تراویح علاوہ وتر آٹھ رکعت ہی تسلیم کرتے ہیں" (شامی)

جواباً گذارش ہے کہ یہ صریح کذب ہے اور علامہ شامی قدس سرہ السامی پر بہتان ہے لعنة الله على الكاذبين حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ نے علامہ شامی قدس سرہ السامی کی عبارت کی کاٹ چھانٹ کر کے پیش کی صرف لفظ ثمانیہ دیکھ کر جھٹ پٹ اپنے دعوی کی دلیل بنا کر پیش کر دیا، نہ ماقبل کو پڑھا سمجھا نہ مابعد کو، حالانکہ علامہ شامی قدس سرہ السامی ماقبل میں صاف لکھ رہے ہیں (وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور و عليه عمل الناس شرقاً و غرباً" یعنی نماز تراویح بیس رکعت ہیں، یہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر مشرق و مغرب میں لوگوں کا عمل ہے، اس کے بعد ہے "امام مالک سے چھتیس مروی ہیں" پھر "فتح" میں مذکور ایک اشکال کہ آٹھ سنت اور باقی مستحب ہیں کے بارے میں فرماتے ہیں" کہ اس کا جواب تعليقات البحر میں دیا ہے" (رد المحتار علی الدر المختار ۱/۵۲۱) (نوٹ: فتح سے فتح القدیر اور بحر سے البحر الرائق مراد ہے)

## "صلوۃ تسبیح مسنون" وہابیہ کو اپنے گھر کی خبر نہیں

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے "صلوۃ تسبیح مسنون ہے مگر اس کا با جماعت اہتمام کسی حدیث سے ثابت نہیں"

ہمیں حیرت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کو ہماری تو ہماری اپنے گھر کی بھی خبر نہیں، غیر مقلد مولوی ابو البرکات احمد لکھتے ہیں جس پر غیر مقلد محدث گوندلوی کی تصدیق بھی ہے "اب رہ گئی نماز تسبیح اس کی حقیقت یہ ہے کہ

وہ صحیح احادیث سے ثابت ہی نہیں اکثر علماء نے اس کو ضعیف کہا ہے۔.......................

(فتاویٰ برکاتیہ ص ۷۷)

ثابت ہوا کہ جب تمہارے نزدیک نماز ہی نہیں تو جماعت کیسی ؟ اور نہ ہی ہم مطلقاً جماعت کی اجازت دیتے، امام اہل سنت مجدد دین ملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نے دلائل کثیرہ وافرہ سے ثابت کیا ہے کہ تراویح وکسوف واستسقاء کے سوا جماعت نوافل میں ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا مذہب معلوم ومشہور اور عامہ کتب مذہب میں مذکور ومسطور ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں اور تداعی کے ساتھ مکروہ، تداعی ایک دوسرے کو بلانا جمع کرنا اور اسے کثرت جماعت لازم عادی ہے، پھر'' چند سطر بعد فرماتے ہیں'' بالجملہ دو مقتدیوں میں بالاجماع جائز اور پانچ میں بالاتفاق مکروہ اور تین چار میں اختلاف نقل ومشائخ اور اصح یہ کہ تین میں کراہت نہیں، چار میں ہے تو مذہب مختار یہ نکلا کہ امام کے سوا چار یا زائد ہوں تو کراہت ہے ورنہ نہیں، امداد ورد غرر پھر در مختار میں فرمایا یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعۃ بو احد یعنی اگر نفل کی جماعت علی سبیل التداعی ہو بایں طور پر کہ چار آدمی ایک کی اقتداء کریں تو مکروہ ہے، پھر اظہر یہ کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ لمخالفۃ التوارث نہ تحریمی کہ گناہ وممنوع ہو، پھر ردالمحتار کے حوالے سے فرماتے ہیں اور اس میں دوام ہو تو طریقہ متوارث کے خلاف ہونے کی وجہ سے بدعت مکروہ ہے۔.......................ملخصاً۔

(فتاویٰ رضویہ شریف ۷/۴۳۰)

## تسبیح تراویح کا ثبوت

پھر لکھتا ہے'' ہر چار رکعت تراویح کے بعد تسبیح تراویح پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں''

یہ وہی پرانا سبق ہے اس کا کافی وافی جواب ہم پیچھے دے آئے ہیں، ہر چار رکعت بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں اور اس بیٹھنے میں اختیار ہے چپ بیٹھے یا کلمہ وغیرہ یا تسبیح تراویح پڑھے، ثبوت ملاحظہ ہو (ردالمحتار علی الدرالمختار ۱/۵۲۲) (الفتاویٰ الہندیہ ۱/۱۱۵) (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص ۴۰۴)

جلیل القدر ائمہ دین، فقہاء دین متین کا تسبیح تراویح والی کتب معتبرہ میں ذکر کر دینا ہی ہمارے لئے کافی ہے کیونکہ یہ اولی الامر میں داخل ہیں اور اولی الامر کی اطاعت اور ان سے تمسک ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

## ﴿مساجد میں چراغاں، شبینہ اور اجتماعی دعا کا ثبوت﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "ختم قرآن کی تقریبات کے سلسلہ میں مسجد میں چراغاں، شبینے اور طاق راتوں میں اجتماعی دعا کا اہتمام سنت سے ثابت نہیں"

"سنت سے ثابت نہیں، حدیث سے ثابت نہیں، یہ غیر مقلدین وہابیہ کا بہت پرانا رونا ہے، دلائل کا فیصلہ سے یہ سب پیچھے بیان ہو چکا، اب بخوف طوالت مسجد میں چراغاں، شبینہ اور اجتماعی دعا سے متعلق نمبروار بحث کرتے ہیں، چراغاں آرائش و زیبائش، زیب و زینت اور سجاوٹ میں اصل علت تعظیم و محبت ہے آرائش و زیبائش، زیب و زینت اور سجاوٹ کے انداز ہر زمانے میں اس وقت کے رواج کے مطابق رائج رہے۔

## ﴿سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چراغاں کی﴾

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں "اول من اسرج فی المساجد تمیم الداری" یعنی جس نے سب سے پہلے مساجد میں چراغاں کی وہ حضرت تمیم داری ہیں،

(ابن ماجہ شریف ص ۵۵)

☆ جلیل القدر محدث حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے بھی اس روایت پر بلا نقد و نظر اعتماد کرتے ہوئے استناد کیا فرماتے ہیں "وکان تمیم الداری من افاضل الصحابۃ ولہ مناقب وھو اول من اسرج المسجد" یعنی حضرت تمیم داری افاضل صحابہ میں سے صاحب مناقب صحابی ہیں اور آپ نے ہی سب سے پہلے مسجد نبوی میں چراغاں کیا۔.................

..................................................

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

## سرکار اقدس ﷺ نے چراغاں کرنے والے کا نام سراج رکھ دیا

☆علامہ ابوالحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر نقل کرتے ہیں جناب سراج غلام حضرت تمیم داری نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب حضرت تمیم داری کے پانچ غلام تھے میرے آقا نے مجھے حکم دیا تو میں نے مسجد نبوی کو زیتون کے تیل کے چراغوں سے منور کر دیا اس سے پہلے خورمہ کی لکڑی جلتی تھی پس سرکار اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ہماری مسجد کو کس نے جگمگا دیا؟ حضرت تمیم داری نے عرض کیا میرے غلام نے اور میری طرف اشارہ کر کے مجھے بتایا سرکار اقدس ﷺ نے میرا نام دریافت فرمایا میں نے اپنا نام فتح عرض کر دیا فرمایا نہیں اس کا نام سراج ہے.................ملخصا

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص ۲۶۲)

مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ (۱) مسجد میں چراغاں کرنا صحابی کی سنت ہے کیونکہ اس سے قبل تو خورمہ کھجور وغیرہ کی لکڑیاں جلا کر روشنی کی جاتی تھی (۲) سرکار اقدس ﷺ نے مسجد کو منور اور جگمگاتا دیکھ کر منع نہیں فرمایا بلکہ حضرت تمیم داری کے غلام کا نام ہی سراج رکھ دیا (۳) اجلہ صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی عمل چراغاں کی مخالفت نہ کی (۴) جلیل القدر محدث شارح بخاری صاحب فتح الباری علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور ابن اثیر نے اس روایت کو بلا نقد و نظر بیان کیا۔

## جلیل القدر سلاطین اسلام اور عالمان مکہ وطیبہ کا معمول

☆امام اجل علامہ قطب الدین مکی حنفی معاصر امام ابن حجر مکی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سلطان مراد خان بن سلطان سلیم خان بن سلیمان خان رحمہم الرحمٰن نے ۹۸۳ھ میں سونے کی تین قندیلیں بیش بہا جواہرات سے مرصع کر کے محمد جاویش خان کے ہاتھ حاضر کی کہ وہ کعبہ معظمہ کے اندر آویزاں کی جائیں اور ایک روضہ اقدس میں چہرہ انور (سرکار اقدس ﷺ) کے مقابل آویزاں کی جائے جب وہ مکہ معظمہ آئے حضرت شریف مکہ سیدی حسن بن ابی نمی حسنی اور ناظر حرم محترم قاضی مدینہ منورہ ﷺ

الاسلام سید العلماء سیدی حسین حسینی مکی اور قاضی مکہ مکرمہ مولانا مصلح الدین لطفی بگ زادہ اور دیگر اعیان و اکابر کے ہمراہ حرم محترم حاضر ہوئے مکہ معظمہ کے تمام علماء وفقہاء سردار گرد کعبہ معظمہ جمع ہوئے، حضرت شریف اور عظماء کو خلعت پہنائے گئے کعبہ معظمہ کا دروازہ کھولا گیا............ حضرت شریف کعبہ معظمہ کے اندر حاضر ہوئے اور اپنے دست مبارک سے قندیلیں آویزاں کی سب حاضرین جملہ علماء وفقہاء وامراء وعظماء نے فاتحہ پڑھی اور دعائیں کیں، اور جلسہ ختم ہوا، پھر محمد چاویش خاں باقی قندیلیں لیکر سرکار اعظم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے علامہ قطب الدین مکی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان کے پاس مدینہ طیبہ کے اکابر عمائد وعلماء وصلحاء سب جمع ہوئے حرم کریم میں محفل عظیم منعقد کی گئی حجرہ طاہرہ مزار پر انوار حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کھولا گیا اور دو سونے کے قندیل جواہر بے بہا سے مرصع روئے انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ اقدس میں آویزاں کی گئی، حاضرین نے فاتحہ پڑھی اور دعا کی اور مجلس بخیر وخوبی ختم ہوئی۔

(کتاب الاعلام باعلام بیت الحرام ص ۳۰)

☆ امام اجل سید ابو الحسن نور الدین بن عبد اللہ سمہودی مدنی قدس سرہ معاصر امام جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ تعالی متوفی ۹۱۱ھ نے خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفی میں ایک فصل روضہ اقدس کے تزک واحتشام وشیشہ آلات وسامان روشنی کے بیان میں وضع فرمائی اور ایک فصل مسجد مقدس ( مسجد نبوی شریف ) کے ستونوں، چراغوں وغیرہ کے بیان میں وضع فرمائی اس میں فرماتے ہیں "مسجد کریم ( مسجد نبوی شریف ) کے صحن میں چار مشعلیں ہیں کہ زیارت کی مشہور راتوں میں روشن کی جاتی ہیں اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ اول اول یہ مشعلیں کس نے رکھیں اور مسجد میں قندیلوں کی بہت سی زنجیریں ہیں کہ آتش زدگی کے بعد بنیں اور انکی روشنی کا راتب گھٹتا بڑھتا............ ملخصا

(وفاء الوفاء ۲/ ۶۸۱)

☆ فصل روضہ اقدس میں فرماتے ہیں امام حافظ الحدیث محمد بن محمد بن النجار متوفی ۶۴۳ھ نے اپنی کتاب الدر الثمینہ فی اخبار المدینہ میں فرمایا ہے کہ سقف مسجد کریم کے اتنے ٹکڑے میں کہ دیوار قبلہ سے حجرہ مقدسہ تک ہے جب زائرین مواجہہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑے ہوں ان کے سروں پر

چالیس سے زائد قندیلیں آویزاں ہیں، اور یہ شہروں شہروں سے سلاطین وامراء حاضر کیا کرتے ہیں (آنحا) اور یہ دستور برابر چلا آتا ہے ہمیشہ ان قندیلوں میں ترقی ہوتی رہی اور روضہ مطہرہ کی تمام آویزاں روشنیوں میں سب سے زیادہ خوبصورت جو میں نے دیکھی وہ فولادی بڑی قندیل ہے جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے اس کے پیٹ اور کناروں پر سونا چڑھا ہوا ہے جو اس میں روشنی کرنے سے دمکنے لگتا ہے اس پر لکھا ہوا ہے'' ان الناصر محمد بن قلاوون علقه بيده هنالك''.............. ملخصا (وفاء الوفاء ۲/۵۸۳)

☆ علامہ سمہودی قدس سرہ فرماتے ہیں امام اجل تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی السبکی قدس سرہ متوفی ۷۵۶ھ نے خاص اس باب میں ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام تنزیل السکینه علی قناديل المدينه رکھا..............................

(وفاء الوفاء ۲/۵۹۱)

☆ امام ابن المنیر شرح جامع صحیح میں فرماتے ہیں'' اذا وقع ذلك على سبيل تعظيم المساجد ولم يقع الصرف عليه من بيت المال فلا باس به'' اگر تعظیم مسجد کے طور پر آرائش واقع ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں..............................

(ارشاد الساری شرح البخاری ۱/۴۴۰)

هذه نبذ تحقيقات الامام احمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي رضي الله تعالى عنه من الفتاوى الرضويه ۱/۳۱۶ ملخصاً وملتقطاً۔

## ﴿مسجد میں قنادیل دیکھ کر حضرت علی نے حضرت عمر کو دعا دی﴾

○..............رضي الله تعالى عنهما..............○

☆ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں'' و اخرج ابن عساكر عن اسمٰعيل بن زياد قال: مر علي بن ابي طالب على المساجد في رمضان فيها قناديل فقال نور الله على عمر في قبره كما نور علينا في مساجدنا'' یعنی ابن عساکر نے اسمٰعیل بن زیاد سے روایت کی کہ

حضرت علی بن ابی طالب کا گزر رمضان میں مساجد کے پاس سے ہوا تو ان میں روشنی کیلئے قنادیل لگائی گئی تھیں تو آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر روشن فرمائے جیسے انہوں نے ہماری مساجد کو روشن کیا...... (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷) ثابت ہوا کہ مساجد میں چراغاں زیب وزینت، آرائش وزیبائش اور سجاوٹ کا سلسلہ قدیمہ مبارک عمل صحابہ کرام جلیل القدر علماء دین متبین، فقہاء ومحدثین، اور سلاطین اسلام کی موجودگی میں ہوتا رہا جلیل القدر محدثین نے اس بارے میں مستقل کتابیں لکھی اور اپنی کتب میں فصول وضع فرمائیں جس میں کعبہ معظمہ، مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی زیب وزینت، آرائش وزیبائش اور روشنیوں کی چمک دمک کا ذکر فرط عقیدت ومحبت سے کیا، کسی نے بھی خلاف سنت اور بدعت وحرمت کا فتویٰ نہ دیا،

## شبینہ فی نفسہ جائز وروا ہے

غیر مقلدین وہابیہ جس کڑک چڑک سے شبینہ خلاف سنت قرار دیتے ہیں کبھی گانے باجے فلموں ڈراموں تھیٹروں، سینما گھروں اور سرکسوں کو بدعت وخلاف سنت قرار نہیں دیتے، ہر کار خیر سے روکنا انکا قدیمی وموروثی

وطیرہ ہے، قارئین کرام! شبینہ فی نفسہ قطعاً جائز وروا ہے، یہی وجہ ہے کہ اجلہ اکابر ائمہ دین کا معمول رہا ہے، اور انکے افعال کریمہ کا قابل عمل اور حجت ہونا گذشتہ صفحات میں ثابت کر چکے ہیں، علماء نے بنظر منع کسل وملال اقل مدت ختم قرآن عظیم تین دن مقرر فرمائی، مگر اہل قدرت ونشاط بہر عبارت کو ایک شب میں ختم کی بھی ممانعت نہیں، بہت سے اکابر دین سے منقول ہے، کما نسطه المولى عبد الغنى النابلسى قدس سره القدسى فى الحديقة الندية وغيره فى غيرها، جیسا کہ اس پر تفصیلی بحث علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ اور دیگر علماء نے اپنی کتب میں کی ہے۔..............

(الدر المختار ار ۹)

(۱) خود امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو رکعت میں قرآن شریف ختم کیا

(الدر المختار ار ۱۱۴)

(۲) بل احیاہ بقرأۃ القرآن فی رکعۃ ثلاثین سنۃ بلکہ آپ تیس سال تک رات کو ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کرتے رہے۔..........................

(ردالمحتار ۱/۶۲)

(۳) علمائے کرام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ سلف صالحین میں بعض اکابر دن رات میں دو ختم فرماتے بعض چار بعض آٹھ۔

(۴) امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سیدی علی مرصفی قدس سرہ نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختم فرمائے۔..........................

(میزان الشریعۃ الکبریٰ ۱/۷۹)

(۵) آثار میں منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن مجید شروع فرماتے اور دہنا پاؤں رکاب تک نہیں پہنچتا کہ قرآن مجید ختم ہو جاتا۔

(۶) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالی نے تلاوت آسان فرمادی تھی آپ سواری پر زین رکھنے کا حکم دیتے اور زین رکھی جاتی تو آپ زین رکھنے سے پہلے زبور ختم فرمالیتے۔.....(بخاری ۱/۴۸۵) ☆..........................فی نفسہ یہ فعل حسن ہے کراہت یا ممانعت اگر آئے گی تو چند عوارض کی وجہ سے، (۱) عدم تفقہ (۲) کسل (۳) ہذرمہ (۴) ترک واجبات قرأۃ (۵) عدم امتیاز حروف متشابہ، شبینہ اگر ان عوارض سے خالی ہو اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ جماعت نفل میں تداعی نہ ہوئی ہو کہ مکروہ ہے، شبینہ کہ ایک یا چند حافظ مل کر کرتے ہیں مکروہ ہے، انتھی کلامہ۔

☆.....(اجرت اور لاؤڈ اسپیکر پر بھی شبینہ پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے)

ھذہ نبذۃ تحقیقات الامام احمدرضا خان الحنفی القادری البریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

من الفتاوی الرضویة (۷/۴۶۵ تا ۴۸۰) ملخصاً و ملتقطاً

## ﴿اجتماعی دعا کا حکم﴾

اجتماعی دعا کو بھی وہابیہ نے خلاف سنت ٹھہرا دیا ہے سنت سے ثابت نہیں احادیث سے ثابت نہیں یہ غیر مقلدین وہابیہ کی عادت موروثہ و مستمرہ ہے اسکی بحث پیچھے گزر چکی ہے، ہم پہلے ہی کتب وہابیہ سے ثابت کر چکے کہ یہ نام نہاد انگریز کے تیار کردہ اہل حدیث ہیں انکا پڑھنے پڑھانے سے علم حدیث و اصول حدیث سے کوئی تعلق نہیں جو چیز ان کے احاطہ علم میں نہیں گویا وہ اپنا وجود ہی نہیں رکھتی، حالانکہ ضابطہ مسلمہ ہے" عدم علم عدم وجود کو مستلزم نہیں ہوتا۔ اور عدم ذکر ذکر عدم نہیں" حقیقت یہ ہے کہ دعا مطلقاً اعظم مندوبات دینیہ و اجل مطلوبات شرعیہ سے ہے کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں بے تقیید وقت و تخصیص ہیأت، مطلقاً اس کی اجازت دی اور اس کی تکثیر کی رغبت دلائی اور اس کے ترک پر وعید آئی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ☆ادعونی استجب لکم مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا ☆اجیب دعوۃ الداع اذا دعان قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا جب مجھے پکارے ☆حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا دعانی یعنی میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دعا کرے۔

(بخاری شریف ۲/۱۱۰۱، مشکوۃ ص ۱۹۶)

☆مزید ارشاد فرماتا ہے یا ابن آدم انك ما دعوتنی غفرت لك علی ما کان منك ولا ابالی، یعنی اے فرزند آدم تو جب تک مجھ سے دعا مانگے جائیگا تیرے کیسے ہی گناہ ہوں بخشتا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔.........................................................

(ترمذی شریف ۲/۶۲)

☆ مزید ارشاد فرماتا ہے من لا یدعونی اغضب علیہ یعنی جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔..................(کنز الاعمال شریف ۲/۶۳) (ابن ماجہ ص ۲۸۰) ..... کذافی روایۃ اخری

(ترمذی ۱۷۳/۲) (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۰۰/۱۰) (مسند احمد بن حنبل ۴۴۳/۲)

☆ سرکار اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں صلوا علی و اجتھدوا بالدعاء یعنی مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں کوشش کرو..........................

(نسائی شریف ۱۹۰/۱)

☆ مزید ارشاد فرماتے ہیں علیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی خدا کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔

(ترمذی شریف ۱۹۳/۲) (مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆ فرمایا لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلك مع الدعاء احد یعنی دعا میں تقصیر نہ کرو جو دعا کرتا رہے گا ہرگز ہلاک نہ ہوگا..........................

(المستدرک ۴۹۴/۱)

☆ تدعون اللہ لیلکم و نھارکم فان الدعاء سلاح المومن رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے..........................

(مسند ابی یعلی ۳۲۹/۲)

☆ اکثروا الدعاء بالعافیۃ عافیت کی دعا اکثر مانگو..........................

(المستدرک ۵۲۹/۱)

☆ اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضائے مبرم کو رد کرتی ہے..........................

(کنزل العمال ۶۳/۲)

☆ لا یرد القضا الا الدعاء تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے۔

(ترمذی ۳۶/۲، ابن ماجہ ص ۱۰، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆ سرکار اقدس ﷺ نے دعا کی فضیلت ارشاد فرمائی تو صحابہ کرام نے عرض کی اذا نکثر ایسا ہے تو ہم

دعا کی کثرت کریں گے۔.......................................................

(ترمذی ۲/۱۷۳)

☆من سرہ ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء یعنی جو خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت رکھے۔

(ترمذی شریف ۲/۱۷۴، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆مطلقاً ارشاد فرمایا الدعاء هو العبادة ، الدعاء مخ العبادة دعا عبادت ہے دعا عبادت کا مغز ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۴)

قارئین کرام! اتنے ارشادات ربانیہ اور فرمودات مصطفویہ میں کہیں بھی تخصیص ہیأت اور تقیید وقت ومکاں کی بوتک نہیں ہے ، یہ تو بارہا فرمایا کہ دعا کرو یہ کہیں نہیں فرمایا کہ فلاں نماز فلاں جگہ فلاں وقت فلاں ہیأت فلاں مجلس واجتماع میں نہ کرو، جب ایسا کہیں نہیں، تو اللہ تعالیٰ اور سرکار اقدس ﷺ نے جس چیز کو مطلق وعام رکھا دوسرا اسے مقید ومخصوص کرنے والا کون ؟ جس چیز سے اللہ تعالیٰ اور سرکار اقدس ﷺ نے منع نہ فرمایا دوسرا منع کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟ امام اہل سنت مجدد اعظم مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں دعا کی حدیثیں تو خود متواتر ہیں۔.......................

(فتاویٰ رضویہ ۲۹/۳۱۱)

☆اور جماعت (اجتماع) میں بڑی برکت ہے کیونکہ فرمایا ید الله علی الجماعة،........

(ترمذی ۲/۳۹)

## ﴿چالیس مردان حق میں ایک ولی ہوتا ہے﴾

☆مسلمانوں کی اجتماعی دعا اقرب القبول ہے حدیث شریف میں ہے اذا شهدت امة من الامم وهم اربعون فصاعداً اجاز الله تعالىٰ شهادتهم یعنی جب کوئی جماعت حاضر ہو اور چالیس افراد یا اس سے زیادہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو جائز قرار دیتا ہے۔.....................

(المعجم الکبیر ۱/۱۹۰)

☆ تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے قیل وحکمۃ الاربعین الله لم یجتمع ھذا العددا لا و فیھم ولی یعنی کہا گیا ہے کہ چالیس کے عدد میں یہ حکمت ہے کہ یہ تعداد کبھی پوری نہیں ہوتی بجز اس کے کہ ان میں کوئی نہ کوئی ولی ضرور ہوتا ہے۔..................

(التیسیر شرح جامع الصغیر ۱/۱۱۰)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ ''اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منه حتی یقول ثلث مرات سبحنك الله ربنا و بحمدك لا اله الا انت اغفر لی و تب علی فان کان اتی خیراً کان کا لطابع علیه و ان کان مجلس لغو کان کفارۃ لما کان فی ذالك المجلس ''یعنی جب تم میں سے کوئی کسی جلسے میں بیٹھے تو ہرگز وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرلے ''پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے اور تیری تعریف بجالاتا ہوں تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میرے گناہ بخش اور مجھے توبہ دے'' پس اگر اس نے اس جلسے میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو تھا جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی

..............(الترغیب والترہیب ۲/۴۱۱، المعجم الکبیر ۲/۱۳۹)

قارئین کرام! غیر مقلدین وہابیہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر مطلق ومقید کی بحث سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے سالک راہ ضلالت ہیں، حالانکہ جلیل القدر ائمہ دین فقہاء شرع متین یہ اصول وضوابط بیان فرمائے اور عموم واطلاق کو حجت مانا ہے۔

☆ فاضل اجل علامہ محب اللہ بہاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں شاع وذاع احتجاجھم سلفاً وخلفاً

بالعمومات من غیر نکیر یعنی شرع کے عموم کو حجت ماننا اسلاف واخلاف میں بلا انکار مشہور ومعروف ہے۔..................

(مسلم الثبوت ص ۷۳)

مزید فرماتے ہیں والعمل بالمطلق یقتضی الاطلاق یعنی مطلق پر عمل میں اطلاق کا لحاظ ہوتا ہے۔

(مسلم الثبوت ص ۱۱۹)

☆ فقیہ جلیل علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن الہمام کی تحریر الاصول میں ہے العمل به ان یجری فی کل ما صدق علیه المطلق یعنی اس پر عمل یوں کہ جس پر مطلق صادق آتا ہے اس میں حکم جاری ہوگا۔

(التقریر والتحریر ۱/۲۶۶، ۲۶۵)

نیز غیر مقلدین وہابیہ کا محض یہ دعوی کرنا کہ مساجد میں چراغاں، شبینہ واجتماعی دعا وغیرہ وغیرہ سنت سے ثابت نہیں جہالت پر مبنی ہے قطع نظر مذکورہ شواہد مثبتہ ودلائل قاطعہ سے "عدم ثبوت وثبوت عدم" میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

☆ شارح بخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں الفعل یدل علی الجواز وعدم الفعل لایدل علی المنع یعنی کرنا تو جواز کی دلیل ہے اور نہ کرنا ممانعت کی دلیل نہیں۔ (المواہب اللدنیہ مصری ۲/۱۶۶)

☆ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں نکردن چیزے دیگر ست ومنع فرمودن چیزے دیگر است یعنی نہ کرنا اور چیز ہے اور منع کرنا اور چیز ہے۔..........

(تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۶۹)

هذه نبذة تحقيقات الامام احمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی رضی الله تعالی عنه

من مؤلفاته القيمة ملخصاً وملتقطاً۔

## اعتکاف النساء کتب حدیث وفقہ کی روشنی میں

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے لیکن عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں اور نہ ہی ازواج مطہرات کے عمل سے ثابت ہے"

جس طرح خیل شمس سرکشی اور مچلنے سے نہیں رکتے اسی طرح غیر مقلدین وہابیہ اپنا پرانا سبق "حدیث سے ثابت نہیں، سنت سے ثابت نہیں، حدیث ضعیف ہے" نہیں بھولتے، ابھی تک وہی رونا رویا جارہا ہے، ہمارا مخصم اتنا حواس باختہ ہو چکا ہے کہ منہ سے نہ جانے کیا کچھ نکالنے لگا ہے لکھتا ہے" عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں" یہ سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ۔ اور حق یہ ہے کہ وہابیہ کا حدیث فہمی سے دور کا واسطہ بھی نہیں، بخاری شریف کا بھی محض عرفی نام ہی نام جانتے ہیں حالانکہ بخاری شریف اور دیگر کتب حدیث میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ ۔یعنی سرکار اقدس ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے حتی کہ اللہ تعالی نے آپ کو وفات دی پھر آپ کے بعد آپکی ازواج نے اعتکاف کیا۔

(بخاری ۱/۲۷۱۔ مسلم ۱/۳۷۱۔ ابوداود ۱/۳۳۴۔ مشکوۃ ص ۱۸۳)

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس کے تحت لکھتے ہیں" ای فی بیوتھن لما سبق من عدم رضا لہ علیہ الصلوۃ والسلام لفعلھن ولذاقال الفقہاء یستحب للنساء فی مکانھن "یعنی سرکار اقدس ﷺ کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا انکے مذکورہ طرز عمل پر سرکار اقدس ﷺ کی عدم رضامندی کی وجہ سے، اسی لئے فقہا کرام فرماتے ہیں کہ عورتوں کیلئے انکے گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے

(مرقات ۲/۳۲۶)

اور دوسری روایت میں ہے اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ یعنی سرکار اقدس ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ (بخاری ۱/۲۷۱، ابن ماجہ ص ۱۲۷)

اور ازواج مطہرات کا وہ طرز عمل جس پر سرکار اقدس ﷺ نے عدم رضامندی کا اظہار فرمایا صحیحین وغیرھما میں مذکور ہے آپ نے مسجد سے ازواج مطہرات کے اعتکاف کیلئے لگائے گئے خیمے

کھلوا دیئے تھے ملخصاً۔

(بخاری ۱/۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۳، مسلم ۱/۳۷۱)

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور جذبہ اتباع میں ازواج مطہرات نے مسجد میں خیمے لگائے لیکن سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب متعدد ازواج کے خیمے لگے دیکھے تو سب خیموں کو کھلوا دیا خیموں کا کھلوانا یا تو کثرت اخبیہ کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ نے فقط حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو تو اجازت دے دی تھی بخاری شریف میں ہے "فاستاذنته عائشه ان تعتكف فاذن لها فضربت فيه قبة"

........ (بخاری ۱/۲۷۳)

اور دیگر ازواج مطہرات نے از خود یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھ کر خیمے لگائے تھے، یا پھر اس وجہ سے کہ مسجد میں عام مسلمان دیہاتی اور منافقین سب قسم کے لوگ آتے تھے اور ازواج مطہرات کو اپنی طبعی حاجات کی وجہ سے بار بار مسجد میں آنا جانا پڑتا، اسی لئے آپ نے ازواج مطہرات کا مسجد میں خیمے لگوانا پسند نہیں فرمایا، بہر حال سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور ازواج مطہرات سے اعتکاف النساء ثابت ہے، اسی طرح علامہ شامی قدس سرہ السامی نے بھی عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا ثابت فرمایا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار ۳/۴۹۳)

جلیل القدر فقہاء و ائمہ دین متین کا اعتکاف النساء ثابت فرما دینا بھی ہمارے لئے حجت ہے، یہ اولی الامر میں شامل ہیں انکی اطاعت اور ان سے تمسک پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے:

## صلوٰۃ و صوم سے قبل ایمان و اسلام کا تحقق لازم و ضروری ہے

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ اور برائی ترک نہ کرے اللہ اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ پرواہ نہیں کرتا" (بخاری)

جھوٹ اور برائی روزہ رکھنے کے بعد روزہ کیلئے نقصان دہ ہیں موجب گناہ ہیں اور روزہ رکھنے سے پہلے دین و اسلام کا تحقق لازم و ضروری ہے جن کا اسلام صحیح نہ ہوان کا روزہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ ہم پہلے ہی دلائل

قاطعہ و ناطقہ کتب وہابیہ سے غیر مقلدین وہابیہ کے مقاصد و طرز حیات، عقائد و نظریات، اختراعات و مصنوعات اور اکاذیب ثابت کر چکے ہیں شریعت مطہرہ عبادات سے قبل ایمان و اسلام چاہتی ہے اور انہیں ایمان و اسلام نہیں بس مالی عبادات کی فکر ہے۔

## ﴿وہابی اور شب قدر﴾

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کریں آپ آخری عشرہ پوری رات عبادت میں گزارتے تھے (بخاری و مسلم)"۔

اس کا جواب مذکورہ بالا گزشتہ جواب میں ہو گیا۔

## ﴿صدقہ فطر کی مقدار و اجناس میں غیر مقلدانہ اجتہاد کا رد و ابطال﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "صدقۃ الفطر کھجور و دیگر اجناس ایک صاع یعنی اڑھائی کلو (2.5kg) ثابت ہے جو کہ نماز عید سے قبل ادا کرنا ضروری ہے"۔

یہ غیر مقلدین وہابیہ کی تحقیق نہیں تجہیل ہے حالانکہ نفس صاع میں اختلاف ہونے کی وجہ سے صدقہ فطر کی مقدار میں اختلاف ہے، نہ جانے غیر مقلدین نے اڑھائی کلو وزن کیسے مقرر کر دیا کوئی ثبوت اور حوالہ بھی نہیں دیا، امام اہل سنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے احوط و اعلیٰ درجہ کی تحقیق فرمائی کہ "صاع کا وزن تین سو اکاون روپے بھر آتے ہیں، اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر ہوا (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ یا دو کلو تقریباً پچاس گرام)۔ ..................

(فتاویٰ رضویہ ۱۰/۲۹۵)

اور غیر مقلدین کا کھجور و دیگر اجناس سے صدقہ فطر ایک صاع مقرر کرنا بھی غلط ہے، حالانکہ گندم یا اس کا آٹا یا ستو سے نصف صاع (یعنی دو کلو پچاس گرام تقریباً) اور کھجور یا منقیٰ یا جو یا اس کا آٹا یا ستو سے ایک صاع (یعنی چار کلو سو گرام تقریباً) ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے، ان کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے مثلاً چاول جوار باجرہ یا اور کوئی غلہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا۔ (ملخصاً)

(فتاویٰ ہندیہ ا/۱۹۱، ۱۹۳۔ الدر المختار ۳/۳۷۲، ۳۷۳)

صدقہ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا تو اب ادا کر دے ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا مخاب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔.................................

(الدر المختار ۳/۳۶۲)

اگرچہ مسنون قبل نماز عید ادا کر دینا ہے۔.................................

(بخاری شریف ۱/۲۰۴)

عید الفطر سے قبل ادا کرنا اولی ہے اگرچہ بعد میں بھی ادا ہو جائے گا لیکن تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حدیث شریف میں ہے "بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے"

(تاریخ بغداد ۹/۱۲۲)

یاد رہے کہ فقہاء کرام واعتمدین سے تمسک اور کتب فقہ کا لائق احتجاج ہونا ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

## درمختار کی حجیت ومقبولیت

خاص کر درمختار کی عظمت ورفعت وحجیت ومقبولیت کے بارے میں علامہ سید ابن عابد عابدین شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں "ان کتاب الدر المختار شرح تنویر الابصار قد طار فی الاقطار وصار فی الامصار وفاق فی الاشتهار علی الشمس فی رابعة النهار حتی اکب الناس الیه و صار مفزعهم الیه وهو الحری بان یطلب ویکون الیه المذاهب فانه الطراز المذهب فی المذهب فلقد حوی من الفروع المنقحة و المسائل المصححة مالم یحوه غیره من کبار الاسفار ولم تنسج علی منوالہ یدالافکار "خلاصہ یہ کہ درمختار نے تمام عالم میں آفتاب چاشت کی طرح شہرت پائی مخلوق ہمہ تن اس سے گرویدہ ہو کر اپنے مہمات میں اس کی طرف التجا لائی یہ کتاب اسی لائق ہے کہ اسے مطلوب بنائیں اور اس کی طرف رجوع لائیں کہ یہ دامن مذہب کی زرنگار گوٹ ہے وہ تصحیح وتنقیح کے مسائل جمع ہیں کہ بڑی بڑی کتابوں میں مجتمع نہیں آج تک اس انداز کی کتاب تصنیف نہ ہوئی.................................(ردالمحتار ۱/۲)

باقی غیر مقلدین وہابیہ کا صدقہ فطر سے تعلق ہے یا عدم تعلق اسکی بحث گزشتہ سے پیوستہ جواب میں گذر چکی

## عید کارڈ کرسمس کارڈ کی نقل غیر مقلدانہ اجتہاد و قیاس

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے" کہ عید کارڈ عیسائیوں کے کرسمس کارڈ کی نقل ہیں"

عید کارڈ کو کرسمس کارڈ کی نقل تو کہہ دیا کوئی تاریخی مستند حوالہ نہیں دیا جس سے ثابت ہوتا کہ پہلے کرسمس کارڈ جاری ہوئے اور پھر اس کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں عید کارڈ جاری ہوئے، **دوسرا یہ کہ** ہر بعد میں آنے والی چیز کا پہلی کی نقل ہونا ضروری نہیں، **تیسرا یہ کہ** ہر بعد میں آنے والی چیز کا پہلی کے من کل الوجوہ مشابہ ہونا ضروری نہیں اور یہودیوں، نصرانیوں، ہندوؤں سے ہر مشابہت بھی منع نہیں بلکہ بری باتوں میں مشابہت منع ہے یا جو اکی مشابہت کی نیت سے کئے جائیں، پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسا کام ہو جو انکی مذہبی یا قومی علامت بن چکا ہو جیسے غیار (۱) اور زنار (۲) یعنی جنیو باندھنا جیسا کہ مفسر شہیر امام قاضی ناصر الدین ابو الخیر عبد اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" وانما عد من لبس الغیار و شد الزنار و نحو هما کفرا لانها تدل علی التکذیب "یعنی غیار پہننا اور زنار یعنی جنیو باندھنا اور اس جیسی دوسری چیزیں کفر شمار کی گئی کیونکہ یہ سرکار اقدس ﷺ کی تکذیب پر دلالت کرتی ہیں

..........(تفسیر بیضاوی ص ۲۵)

ایسے ہی ہولی اور دیوالی (۳) پوجا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے رام لیلا (۴) اور جنم اشٹمی (۵) اور رام نومی (۶) وغیرہ جیسے میلوں تہواروں اور جلوس مذہبی میں شریک ہو کر انکی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے ملخصاً۔

(بہار شریعت ۹/۱۸۴)

ایسے ہی چوٹی نشان صلیب وغیرہ۔

**چوتھا یہ کہ** ہم مکہ معظمہ سے آب زم زم لاتے ہیں ہندو گنگا سے گنگا جل لاتے ہیں ہم بھی ہاتھ ملاتے ہیں یہود و نصاری بھی ہم بھی داڑھی رکھتے ہیں سکھ بھی رکھتے ہیں کیا ہم مکہ معظمہ سے آب زم زم لانا، ہاتھ ملانا، داڑھی رکھنا چھوڑ دیں، سرکار اقدس ﷺ نے عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا حالانکہ اس میں مشابہت

یہود و نصاریٰ تھی پھر فرمایا ہم دو روزے رکھیں گے کچھ فرق کردیا مگر بخوف مشابہت بند نہ کیا،
.......................(مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

اسی طرح اگر عید کارڈوں پر نقش عریاں انسانوں اور جانوروں کی تصاویر کارٹون بے ہودہ شعر و شاعری وغیرہ خلاف شرع چیزیں ہوں تو یقیناً ناجائز اور گناہ ہونگے لیکن اگر ان پر کعبہ معظمہ، روضہ مقدسہ، نعلین اقدس، مزارات صحابہ و اولیاء اہم متبرک مقامات اور پھولوں، درختوں، پودوں وغیرہ کی تصاویر حمد و نعت اور دینی اسلامی اشعار کلمات تحریک ہوں تو جائز و مباح ہیں، کیونکہ اشیاء میں اصل اباحت ہے علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں المختار ان الاصل الاباحة ،.......................(رد المحتار علی الدر المختار ۱/ ۷۸)

بلکہ حدیث شریف میں ہے "فما احل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سكت عنه فهو عفو" دوسری جگہ ہے "الحلال ما احل الله فی كتابه والحرام ما حرم الله فی كتابه وما سكت عنه فهو مما عفی عنه" خلاصہ یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا وہ حلال ہے اور جسے اپنی کتاب میں حرام فرمایا وہ حرام ہے جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ مباح ہے
(مشکوٰۃ ص ۳۶۲، ۳۶۷)

(حاشیہ) (۱) قبا ایک کپڑے کا ٹکڑا جو دولی کا قد اپنے شانے پر لگاتے تھے جس کے اوپر ایسے دھاگے سے سلائی کی جاتی جس دھاگے کا رنگ اس کپڑے کے خلاف ہوتا خاص کر یہ سلائی شانوں پر ہوتی تھی بعض نے یہ بھی کہا کہ شانوں کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ یہ سلائی کپڑے کے اکثر حصے پر ہوتی تھی یہ کپڑے اہل ذمہ کے شعار نہیں تھے۔
(۲) زنار اس موٹے دھاگے کو کہتے ہیں جس کو ہندو سیدھا کندھے سے کمر تک ڈال لیتے ہیں اور جب پیشاب یا پاخانہ کیلئے جائیں تو اس کو کان میں لپیٹ لیتے ہیں جیسا کہ دور حاضر کے برہمن کا طریقہ ہے بعض نے زنار کی تشریح اس لمبی ٹوپی سے کی ہے جس کو مجوسی پہنتے ہیں۔
(۳) ہندوؤں کی تہواریں ہیں جس میں وہ اپنے بتوں کو پوجتے ہیں۔
(۴) ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راون (بت کا نام) پر فتح پانے کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔
(۵) ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوشی میں منائی جاتی ہے، کرشن ہندوؤں کے مذہب سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تیسرا دیوتا ہے جسے ہادیہ بھی کہتے ہیں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کو مخلوق کی ہدایت کے لئے اتارا گیا ہے۔
(۶) ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم کے دن کی خوشی میں مناتے ہیں۔

☆ پہلی حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فیہ تنبیہ علی ان التحریم انما یعلم بالوحی لا بالهوی" یعنی اس میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ حرمت صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ فہم نفسانی سے۔..................................................

(مرقات ۸/۱۵۳)

☆ دوسری حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فیہ ان الاصل فی الاشیاء الاباحة یعنی بے شک اشیاء میں اصل اباحت ہے۔..................................................

(مرقات ۸/۱۹۳)

ثابت ہو گیا کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے اور مسکوت عنہ مباح ہے، حرمت وممانعت نہ تو کسی چیز کے نئے ہونے سے لازم آتی ہے اور نہ ہی اہل الاھواء غیر مقلدین وہابیہ کی فہم نفسانی سے بلکہ صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے۔

## ﴿شرذمہ قلیلہ کی لحیہ طویلہ مکروہ ہے﴾

☆ غیر مقلدین وہابیہ نے داڑھی منڈوانے والوں کو برا نہیں کہا کہ انکی مشابہت بے دینوں، یہودیوں، نصرانیوں سے ہو جاتی ہے حالانکہ داڑھی منڈوانے کی حرمت وممانعت پر احادیث کثیرہ وافرہ ثابت ہیں،

☆ غیر مقلدین وہابیہ نے اپنے آپ کو نہیں دیکھا کہ حد سے زیادہ طویل داڑھی رکھتے ہیں کہ سکھوں سے مشابہت ہو جاتی ہے حالانکہ یہ بھی مکروہ اور ناپسند ہے، امام ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں " تکرہ الشهرة فی تعظیمها کما تکرہ فی قصها و جزها " داڑھی کو حد شہرت تک بڑھانا یعنی بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ ہے جیسا کہ اس کا کترنا اور کاٹنا مکروہ ہے اور اسی میں لکھا ہے " و کرہ مالک طولها جدا " یعنی امام مالک نے داڑھی کا بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ فرمایا۔

(شرح المسلم للنووی مع صحیح مسلم ۱/۱۲۹)

☆ غیر مقلدین وہابیہ بہت زیادہ طویل داڑھی رکھتے ہیں تصویر بناتے، بنواتے ہیں، ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں ڈرنک مشروبات جیسی سیون اپ، ڈیو، کوکا کولا وغیرہ پیتے ہیں انگریزی ادویا استعمال کرتے ہیں دیگر

انگریزی سازوسامان استعمال کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، کیا آپ ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں، نصرانیوں، مجوسیوں کی نقل اور مشابہت نہیں ہوگی؟ اور غیر مقلدین وہابیہ کا شمار ان میں نہیں ہوگا؟ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں "من تشبہ بقوم فھو منھم" "جو کسی قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے"

...............(ابوداؤد ۲/۲۰۳)

"لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری" "ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت رکھے یہودیوں اور نصرانیوں سے مشابہت نہ رکھو"...............

(ترمذی ۲/۹۴)

## وہابیہ کی یہود و نصاریٰ سے وفاداریاں

ہمیں حیرت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ عید کارڈ، کرسمس کارڈ کی نقل قرار دے کر یہود و نصاریٰ سے مشابہت ثابت کر رہے ہیں اور خود ہندوستان میں انگریزوں، یہودیوں، نصرانیوں کی سرپرستی اور حمایت میں پروان چڑھ رہے ہیں اور آغوشِ نصرانیت و یہودیت میں بیٹھ کر انگریز سے جہاد کو بڑا گناہ قرار دے کر اپنی وفاداریاں ثابت کر رہے ہیں، ☆ پیشوائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتا ہے" جب یہ ملک دارالسلام ہوا تو پھر یہاں جہاد کرنا کیا معنی بلکہ عزم جہاد ایسی جگہ ایک گناہ ہے بڑے گناہوں سے"...............(ترجمان وہابیہ ص ۱۵)

☆ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے اپنے فرقہ برأت کا اظہار کرتے ہوئے پیشوائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی دوسری جگہ لکھتا ہے"کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آج تک کوئی موحد متبع سنت، حدیث وقرآن پر چلنے والا بے وفائی اور قرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگوں نے غدر و شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسرِ عناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدانِ مذہب حنفی تھے"...............

(ترجمان وہابیہ ص ۲۵)

☆ امیر وہابیہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے الاقتصاد فی مسائل الجہاد نامی کتاب لکھی اور انگریزوں کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کے خلاف فتوے جاری کئے ایک جگہ لکھتا ہے"مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک

ہوئے وہ سخت گنہگار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد و باغی و بدکردار تھے“................(الاقتصاد فی مسائل الجہاد ص ۴۹)

☆استاذ الوہابیہ میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد نے انگریز کا ساتھ دیا اور ایک انگریز عورت کی جان بچائی ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں ”تین مہینوں بعد جب پوری طرح امن قائم ہو چکا تب اس نیم جان میم کو جواب بالکل تندرست و توانا تھی انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلے میں ایک ہزار تین سو روپے اور مندرجہ ذیل سارٹیفکیٹ ملیں“.................................

(الحیات بعد الممات ص ۱۲۷)

☆مولوی اسماعیل دہلوی نے کلکتہ میں ایک سوال کے جواب میں کہا ”انگریزوں پر جہاد کرنا واجب نہیں ایک تو ہم انکی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان ادا کرنے میں ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے ہمیں انکی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں“..................................

(حیات طیبہ ص ۳۲۲)

## ☆......کلمات خاتمہ......☆

ہم نے بفضلہ تعالیٰ مخالفین اہل سنت غیر مقلدین وہابیہ کے کیلنڈر میقات الصیام میں شائع شدہ جملہ جارحانہ اتہامات والزامات اور خود ساختہ استدلالات کا ذمہ دارانہ حیثیت سے علی الترتیب مکمل ومفصل علمی وتحقیقی جواب دیا ہے، غیر مقلدین وہابیہ کو چاہیے کہ وہ بھی متانت اور سنجیدگی سے نمبروار صفحہ وار ہمارے دلائل کا علمی تحقیقی حدود و قیود میں رد کرتو ذکریں اور ایسا جواب دیں کہ مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ خود ساختہ قیاس اور حسن کثرت اجتہاد پر مبنی نہ ہو، تفسیر بالرائے کا آئینہ دار و عکاس نہ ہو،

اپنے اصول وادلہ شرعیہ ”قرآن وحدیث“ اور ان کتب حدیث سے استدلال واستناد کریں جن کے جامعین ومرتبین غیر مقلد ہوں ہم گزشتہ ابحاث میں ثابت کر چکے ہیں کہ غیر مقلدین کا ان کتب حدیث سے استدلال واستناد کرنا باطل ہے جن کے جامعین ومرتبین مقلد ہیں،

ہم بفضلہ تعالیٰ وبعون حبیبہ الاعلیٰ ﷺ، امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، سیدنا غوث اعظم، سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت خواجہ اجمیری، سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روحانی فیض اور تصرف پر امید کرتے ہوئے غیر مقلدین وہابیہ کو عام چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے دلائل وشواہد وحوالہ جات کو غلط ثابت کریں، اور ان کا مفصل ومکمل جواب شائع کریں اور مبلغ پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) روپے نقد وصول پائیں۔ یاد رہے چند باتوں کا جزوی جواب قابل قبول نہ ہوگا۔

اگر جواب نہ دے سکیں اور بفضلہ تعالیٰ ہرگز نہ دے سکیں گے تو کم از کم اتنا تو شعور رکھیں کہ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر پھینکنے کی ابتدا نہیں کرنی چاہیے کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ کے محبوبوں (انبیا، وصحابہ وائمہ وفقہاو اولیاء کرام جو خداوند قدوس کے محکم قلعوں میں بحفاظت ہیں) کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے لیکن اگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو تمہیں "حجارة من سجيل" کا سماں اور "كعصف ماكول" کا مزا چکھا دے گا۔

وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون.... اللهم انى اسئلك بعلماء امة حبيبك محمد ﷺ ان ترحمنا بهم فى الدنيا والآخرة وترزقنا بجاههم عندك العلم النافع والقلب الخاشع والعفو والعافيه والمغفرة وصل وسلم وبارك على خاتم النبيين بدرسماء المرسلين محمد و اله والائمة المجتهدين والمقلدين لهم با حسان الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين والله تعالى اعلم وعلمه وجل مجده اتم واحكم هذا آخر مارقمه قلم الفقير الرضوى سردار احمد رضا مشرف القادرى غفرله ربه القوى (ميلسى، پاكستان) (يوم الاربعاء شوال المكرم ...)

## قابلِ مطالعہ کتابیں